188770

۹۲۰۵۰۱

PAGE MISSING
92TO93

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188770
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۰۵۰۱ Accession No. ۵۸۹۳

Author ــــ ، ــ ، رحیم چند ر

Title تذکرۂ الکاملین

This book should be returned on or before the date last marked below.

تذکرۃ الکاملین

متضمن مضامین خبر دوری و کیفیات اکمل زمان و افضل دوران یونان و روم قدیم و فرنگستان

و ممالک شرقیہ حسن و خوبی و بلاغت و لیاقت اموری مین بے نظیر

مصنفہ

پروفیسری رام چندر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

حسب الحکم

مصنف ممدوح در ماہ ستمبر ۱۸۷۲ عیسوی

مقام لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور مین چھاپا گیا

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی تذکرۃ الکاملین نیازمند نے ستمبر ۱۸۶۹ء مین مقام دہلی مطلع العلوم دہلی مین
بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خاطر عاطر
سر سیاف لس مٹکلف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ جو باشندے
ہندوستان کی زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اور کچھہ حالات مسائل وغیرہ
فاضلون وکاملون یونان و روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم
اور چونکہ صاحب بہادر ممدوح کو شوق اسبالکا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہندیون
زیادہ ہو اونکی نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی — چونکہ اب عالیجناب مہاراجہ صاحب
فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادیراج
راجیشر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ
کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی
طبقہ اعلاے ستارہ ہند والی پٹیالہ دام شوکتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب
سررشتہ تعلیم پٹیالہ مین رائج کی جاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص
مکرر کتاب ہذا بہ مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپوائی گئی

العبد

ماسٹری راجندر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین

صفحہ	مضمون
۱	حال رولس بانی سلطنت رومیہ کبریٰ
۵	حال شہنشاہ جولی اس قیصر
۸	حال شہنشاہ اغوسطس
۱۱	حال شہنشاہ طبریس
۱۴	حال سلطنت شہنشاہ کلیغولا
۱۶	حال شہنشاہ کلادیص
۱۸	حال شہنشاہ نیرو
۲۰	حال شہنشاہ گالبا
〃	حال شہنشاہ وطہو
۲۲	حال شہنشاہ وطلیس
۲۳	حال شہنشاہ وسپیشن
۲۴	حال شہنشاہ طے طوس
۲۵	حال سلطنت وسپیشن
۲۶	حال قیصیص نروا
〃	حال شہنشاہ طراجان
۲۷	حال شہنشاہ عیدریان
۲۹	حال شہنشاہ انطونانس پایص
〃	حال سلطنت شہنشاہ انجیل فرص

صفحہ	مضمون
۳۰	حال سلطنت رومیون کی سنہ ۱ سے شہنشاہ قسطنطین تک
۳۲	حال شہنشاہ قسطنطین اعظم
۳۵	حال شہنشاہ سکندر
۴۰	حال سلطنت وطرلیس
۴۲	حال بادشاہ پرسس
۴۴	حالات دلیر وشجاع سرداران عالی تبار ملک روم قدیم
۴۶	حال سالح
۴۸	حال مارقوس انطنی
〃	حال لوسی اغسطس
۵۰	حال بروطس
۵۲	حال قیس ماریص
۵۴	حال مارسلس
۵۷	حال سیفن
〃	حال فلیمینس
۶۲	حال سیدس
۶۳	حال طلس

صفحہ	مضمون
۶۴	حال فرمسطوکلی
۶۵	حال حکیم سقراط یونانی
۷۹	حال افلاطون
۸۳	حال ارسطو
۹۵	حال عمدۃ الحکما بقراطیس
۹۶	حال حکیم لقراط
۹۹	حال بوعلی سینا
۹۳	حال حکیم لقمان
″	حال حکیم بالینوس
۹۷	حال حکیم کن دیوشس
۹۸	حال دستہ نیز تصحیح یونان
۱۰۱	حال سسر بصحیح
۱۰۶	حال چوانس تصحیح یونان
۱۰۸	حال حکیم طیلس
۱۱۰	حال حکیم طیطیز ارسطس
″	حال حکیم فیثاغورس
۱۱۳ و ۱۱۴	حال ہرسنر و قدما فاضلان حکمائے یونانی ولایت یونان
۱۱۴	حال فرقہ حکمائے یونانی موسومہ متفرز اعیوس

صفحہ	مضمون
۱۱۶	حال فرقہ دوم حکیم متفرز الریخ
۱۱۸	حال فرقہ سوم حکیم موسوم بہ مستغنی
۱۲۰	حال حکیم ارشمیدس
۱۲۲	حال حکیم اقلیدس مہندس یونانی
۱۲۵	حال حکیم بطلیموس ریاضی دان
۱۲۶	حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا
۱۲۷	حال سولن واضع قوانین سلطنت آسینہ
۱۳۲	حال ملک الشعرا موسر
۱۳۳	حال پنداسس شاعر
″	حال شاعر عوفقلس
۱۳۴	حال شاعر انقدرین
″	حال شاعر ارسطوفانوس
۱۳۵	حال شاعر اوریپیدس
۱۳۶	حال ناموسی دارس مورخ یونان
″	حال مورخ ہیروڈوٹس
۱۳۸	حال مورخ ذائی دوریس
۱۳۹	حال زنوفن
۱۴۷	حال نگستاغورس
۱۴۸	حال پشتاغورس الحکما و فضلا سراسی قس

صفحہ	مضمون
	نیوطن
۱۵۳	حال سر ولیم ہرشل صاحب۔
۱۵۷	حال مہندس طامس سمپین
۱۵۸	حال چارلس ہطن
۱۵۹	حال مہندسان جیمس برنونی اور جان برنونی۔
۱۶۰	حال مہندس بولیر
۱۶۱	حال لب نظر
۱۶۲	حال لاگرانژ
״	حال تہیت دان لاپلاس
۱۶۳	حال علامہ زمان وافضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن۔
۱۶۵	حال ممتاز الحکما جان لوک
۱۶۷	حال عمدۃ الشعراء فرنگ جان ملطن
۱۶۸	حال ملک الشعراء ولیم شیکسپیر
۱۷۰	حال حضرت جلال الدین رومی معروف

صفحہ	مضمون
	بمولانائے روم
۱۷۳	حال حضرت نظامی
۱۷۴	حال حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۶	حال خواجہ حافظ
۱۷۷	حال مولانا عرفی
۱۷۹	حال فردوسی
۱۸۴	حال شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر
۱۸۷	حال شیخ ابوالفیض فیضی۔
۱۸۹	حال محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا
״	حال امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند۔
۱۹۱	حال کملائے ہند از قوم ہنود
״	حال والمیکی جی مہاراج۔
۱۹۴	حال مہاراج کرشن دیپایں بیاس جی
۱۹۶	حال شنکراچارج سامی۔
۱۹۸	حال مہندس بھاسکر۔

To

SIR THEOPHILUS METCALFE, BARONET,

President of the Local Committee,

Public Instruction, &c. &c.

DELHI.

SIR,

This little work is composed with a view to give such of my countrymen as are unacquainted with the European languages, an insight into the opinions, writings and actions of some of the most eminent persons of ancient Greece, Rome, and of modern Europe and Asia.

Aware of the great interest you take in all attempts to impart correct and useful information to the Natives of this country, I beg to dedicate this volume to you, in the hope that it will, under the auspices of your name, be received with favour.

I am,

Sir,

Your most obedient Servant,

RAMCHUNDRA

Delhi, 1st October, 1849.

بخدمت

سر سیافلس مٹکف صاحب بہادر بارنٹ کی یہ عرض ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندی ہندوستان کی جو زبان فرنگ سے ناواقف ہین کچھہ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور کاملون یونان اور روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم کرین + چونکہ مین یقین کرتا ہون کہ آپکو شوق اس امر سی بہت ہے کہ ترقی علوم کی اہل ہند مین ہو تو مین آپکے نام سے یہ کتاب تیار کرتا ہون تاکہ آپکے نام مبارک کے باعث سی اوسکی علم دوست قدر کرین فقط۔

بندہ
رام چندر

۲۳ تاریخ اکتوبر ۱۸۴۹ء

حال رومولس مبنی سلطنت رومیہ کبرے کا

واضح ہو کہ ہم اول اکتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبری کا جسکے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبرے ایک شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے ٭ مورخان زمانہ قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبری کے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست چن کر یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہے ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور ناپایداری جہان کا خیال کرو ٭ کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبری کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبری کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے

کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی بیت	رباعی	ہے دنیا عجب جاے ناپایدار
نہین ہے کسیکو یہان پر قرار		دنیا خوابے ست کش عدم تعبیرست
صید اجل ست چہ جوان چہ پیرست		ہم روی زمین ست وہم زیر زمین
این صفحہ خاک ہر دور و تصویرست		اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم

دعا لیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہے کہ بے حکم اوسکے پتا ہلا سکے

اشعار بلندی دہ خسروان ہے وہی		شہی بخش شاہنشہان ہے وہی
کبھی دے غسطس کو وہ دستگاہ		کرے جولی اس کو کبھی وہ تباہ
گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی		ضعیفون کو کر دے وہ دم مین قوی

اب عنان اشہب تیز گام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ کبریٰ کے متوجہ کرتا ہون
کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور بنی سلطنت اوسکا رومس بٹیاری سبریا اور بھائی ریمس کا تھا
اور اوسکی والدہ ری سبریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس نے
تخت پر سے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن ری سبریا کو حکم دیا کہ وہ گوشہ نشین تا نند
مذہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت
ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک رومس اور دوسرا ریمس پیدا ہوئے اور وہ عورت
بیان کرتی تھی کہ مجکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا ہوئے تو اوسکے
ماموں عمولیس نے اونھین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریاے طبر پر ڈلوا دیا اور وہان سے
فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دونو بچون کو اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے
اونھین بھیڑکا دودھ پلا کر پرورش کیا اور جب یہ رومس اور ریمس دونو بڑے اور
جوان ہوے تو اونھون نے کوشش کر کے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے
اپنے نانا کے بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر
بٹھایا اور رومس نے ایک شہر ۷۵۲ قبل از پیدایش حضرت عیسی کے آباد کیا
جسکا نام رومیہ کبری رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب ترکیب
لکھتے ہین یعنی اول تو رومس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین آنکر آرام پاوین
اور دوسرے یہ کہ رومس نے ایسے ایسے کھیل ایجاد کیے کہ قوم سیبائن وہان
آیا کرتی تھی تو اونکی لڑکیان رومس نے پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبری سے

شادی کروادی اور اس طور پہ آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ
جنگ کا کیا تو انھین کی عورتون نے بیچ بچاو کروادیا اور بعد ازان رومیہ کبریٰ مین
روملس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سنت کہتے ہین مقرر کی اور بہت اچھے
اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک روز ۷۱۵ قبل از پیدائش حضرت
عیسیٰ کے جب کہ وہ فوج کو اپنی دیکھ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمۂ
بجلی سے روملس ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روملس کو اون حاکمون نے
جنکی مجلس اوسنے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کروایا اور باعث قتل کرنے کا
یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روملس بڑا اختیار والا ہوگیا ہے اب بعد
چند برس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبریٰ کا گذرا ہے اور اس جہان مین
اوسنے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بہت بڑی
ہوگئی تھی اوس کا ذکر کرتا ہون اور تصویر روملس کی درج ہوتی ہے



شاہ رومس والی سلطنت رومیہ کیسرے

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کے بعد شاہ رومولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتدا عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنیلیس سنا سے کرلی اور کورنیلیس سنا دوست ماریس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات ✣ طریبون ✣ (۱) کو اسطر ✣ ایڈایل سے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کیشیس کے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار

(۱) طریبون ایک علاقہ درمیان پیٹریشین و دیمون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتے تھے ✣ (۲) کو اسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا ✣ (۳) ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین مثل گڈ کپتان کے تھا فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حاصل کیا اور اس تمولیت کو حکام ثلث کہتے ہین اور قیصر کو علاقہ ✣ (۱) ✣ کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور ✣ (۲) ✣ چار لیجنو نکی حاصل ہوئی اب اوسنے بڑی بڑی
فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال اونکا لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو اسلئے
لاچار مختصر لکھنا پڑتا ہی کہ اوسنے قومون بلجین اور ہتوشین اور نروین کو فتح کرکے تابعدار کیا اور
قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل تابعدار اور خراج گزار رعیت بنا کر لیا ان فتوحات
کا حال اور اوسکے حملہ اور انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے گئے ہین جس سے
اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہی ان کامون سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ تمامتر حکومت
پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اوسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر نے اس حکم
کی تعمیل نکی لیکن طیشمین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور اس اثنا مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دارالخلافہ رومیہ
کبری مین خزانہ عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک انتظنی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج پومپی کی رہتی تھی
کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دے کر دارالخلافہ ملک مین چلا آیا اور یہان بالکل مالک سلطنت
کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا
اور وہان قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت اور تباہ کر دیا اور بالکل
حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن آخر کو بروٹس وغیرہ
جو کہ خواہان ریاست جمہور کے تھے اونھون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ

(۱) کونسل ایک علاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر اختیار ہوتا تھا
(۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

سلنت مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت برطس کے ہاتھ سے ۴۳ سنہ پیشتر پیدایش عیسی کے ۶۰ برس کی
عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانہ اس صفحۂ دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے



شبیہ جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ ۶۳ سنہ پیشتر پیدایش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی اکشیم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ بے رکھنے لیاقتین ایسی کے جیسی کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہین نہایت طاقت حاصل کی سبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب ہوا وہ باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے ایسی ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوسوقت بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے شریک سکطس اور اپولیس تھے لوگون نے اس شہنشاہ کی عزت مین شوالے تیار کیے اور قربانین اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کی مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جنیس (۱) کا جو کہ ایک سو اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اوس اوقات مین رومیون کو جو بھلاوٹین خوش تھین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کین اوسنے اون خوش آیند کھیل اور تماشون کا جنسے کہ رعایا رضامند ہی بخوبی رواج دیا اوس نے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جنیس ایک دیوتا رومیون مین تھا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک مین نہین ہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالہ کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی بیچ ملک کے تھی اور جسوقت خانہ جنگی اور کمبختی اور مصیبتین اور لڑائیان ملک مین ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے ۱۲

(۱) سنت کا نہایت ادب کیا اور + (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے
اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کرین پاپاپوسی کی آغوسطس نے اس طور کی مکاری
سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جب کہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور
بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگیرپا کے
جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب دلخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی
آپ پر منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس ہر دلعزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت
افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو علاقہ سنسر شپ (۳) کا ملا اور بسبب اسکے
اوسنے بہت سی بہتراہی اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونی مسینا کے
خلافت
کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ مسینا کے اوسنے حاصل کین

+ (۱) سنت یک مجلس چند امیرون چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ درباب امر ریاست کے تکرار کیا
کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ نے صلاح اونکے کچھ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہون نے
بالکل حکومت سنت کی اوڑادی اور نام کو محکمہ مذکور رہگیا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نہ تھے اوسوقت سنت
بالکل حاکم تھے اور آپس مین ملکر اور صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو دولت جمہور کہتے تھے
+ (۲) + کمیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین
اختیار رکھتے تھے + (۳) + سنسر شپ ایک علاقہ رومیون مین تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا کے اطوار سنوارتا تھا
اور جس کسیکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال واسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا
حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے مین شامل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت کے کیا لیکن بسبب عاجزیں اوس کی
خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا تھا قبول کیا اوسکے چاپلوسی کرنے
والون نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری بطور مربانہ کرنی لازم ہی اس کہنے سے
اغوسطس نے واسطے دس برس کے پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجہ سلطنت
کا مین اپنے اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین منتسب مجھسے
بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے کہ ملک زیر حکم رومیون کے تھے
معلوم ہوجائینگے + ملک اطالیہ اور دونو ملک گال کے سہمانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان
اور شام اور فنیشیا اور مصر اغوسطس نے اپنے قبضہ مین رکھے اور ملک افریقہ پر
اور نیومیڈیا اور لیبیا اور بیتھنیا اور پونتس اور یونان اور ایلیریا اور مقدونیا اور اخیشیا اور
جزایر کریٹ اور سسلی اور سارڈنیا سنت کے قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک
اپنے پاس رکھے جہان کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ
پر پی چوال طریبون کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین
مقدمات فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندنون مین ولیعہد مارسس بھتیجا اور
داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مرگیا اور بیوہ اوسکی سے مارکس ایگریپا نے
بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کرلی اس عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ
عورت تھی چنانچہ اغوسطس نے اوسے جلاوطن کردیا + اگرچہ اغوسطس کل اختیار
سلطنت مین رکھتا تھا لیکن پھربھی اوسنے بیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

یعنی علاقجات ایڈایل اور طربیون اور کواسطر اور پریٹر کے جو کہ ریاست نوعیہ مین ہوتے ہین
اوسنے قایم کیے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر استعفا سلطنت کو دینا چاہا
لیکن عاجز لیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور پر
اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے
بہت خوش رہی اور اوسکو بہت اختیار حاصل ہوا + مارکس اگیر پیا اندنون مین مرگیا
اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کرلی اسطور سے طبریس آغوسطس کا داماد ہوگیا
اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لوگیا سے شادی کرلی طبریس اور دروسس دو بھائی تھے جنمین
دروسس ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے چرمنی کس اور کلادیس جو بعد ازان
شہنشاہ ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کرلی تھی + جبکہ اغوسطس بڈھا
ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ دیے اوسنے
ایام پیمین کچہری سنت مین جانا چھوڑ دیا + اغوسطس پیچ ۷۶ برس کے عمر کے سنہ ۱۴ عیسوی
مین مقام نولا مین مرگیا + اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین
فاضل ہر طرح کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط +

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۴۲ پیشتر پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے

+ (۱) + پریٹر ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو منصف اعلے یا جج کہا کرتے ہین +

شبیہ اغوسطس



طبریس شہنشاہ روسیونکا ہوا بسبب بیرحمی اور سختی اہل شہنشاہ کے لوگ اوس سے خوف کرتے تھے جب کہ ایلچی سنت کی طرف سے اوسکے پاس گیا اوسنے ظاہر کی محبت سے تاج کو قبول کیا اور اول اول مین سلطنت اوسکی بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری مظہر ریاست جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا سے چھین لیا اوسنے حکومت سنت کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے بعض دفعہ اون سے صلاح امور ریاست مین لیا کرتا تھا ۔ اوسی اوقات مین اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان و شوکت سے مہمون مین بیچ ملک جرمنی کے حاصل کر رہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہان سے طلب کر کے اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون شرقی کے بھیجدیا اور وہ وہان بحکم طبریس کی زہر سے مارا گیا ۔ طبریس کا دوست ایلیس سجنیس سردار پریٹورین گارڈ (۱) کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ مسمی دروسس کو زہر دیکر مارڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اوسنے ہر روز چغلی اور الزام اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسنے خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ۔ طبریس بموجب صلاح اپنے دوست مذکور کے جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش و عشرت مین

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کے مقرر تھی اوسکو پریٹورین گارڈ کہا کرتے تھے اس فوج نے آیذ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ۔

داخل کیا اس اوقات مین سنچیس مذکور دار الخلافہ مین کل اختیار رکھتا تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا — جب طبریس کو اوسکے اس ارادہ فاسد پر اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے یا نہین دریافت کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا کہ اوس سے علاقہ سرداری پیٹورین گارڈ کا چھین لیا جاے اور آخر کو بحکم طبریس اور تعصب نیت سنت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا ٭ اندنون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون مین نہ تھے دورے پرگنون مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا ٭ اور تمام سلطنت مین سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے ۷۸ برس کی عمر مین بیچ ۳۷ع کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا گیا ٭ فقط ٭ اٹھارون سال جلوسی اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ ۳۷ عیسوی کے شہنشاہ رومیہ کبری کا ہوا یہ بیٹا جرمنی کس کا تھا بروقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلقت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اوسنے چند کام رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے اوسنے گوبندون کو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا اور حق کمیشیا کا رعایا کو بخشا ٭ لیکن یہ صبح خوشی کی ساتھ شام بہت بڑے رنجون اور قتلون کے

انجام ہوئی کلینو لانے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلینو لانے طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بجرف رقیب ہونے پیچ سلطنت کے مرواڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مرواڈالتا تھا تمام اس ظالم کی سلطنت مین سوائے چند مہینہ شروع کے سوائے کار دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ نہوا کلینو لا اپنی بے رحمی مین کمال رکھتا تھا جبکہ اوسکے بہن وصلا مرگئی اوسوقت جس کسینے اوسکے مرنے کا غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم نہ کرنا چاہیے + اور جس کسینے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم نے واسطے غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام پرگنون سلطنت مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون کے اسباب اور مال ضبط کیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپٹر(۱) خیال کیا اور کبھی جونو(۲) اور کبھی اوسنے اپنے تئین برابر مرکری(۳) اور ہرگلیز(۴) کے تصور کیا آخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طریبون پریٹورین گارڈ کا تھا مارڈالا

+ (۱) + جوپٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا + + +

حال شہنشاہ کلادیس کا

یہ شہنشاہ سو برس پیشتر ہوئے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلیغولا کے رومیون نے چاہا کہ ریاست جمہوری قایم رہے لیکن سپاہیون نے نہ مانا جو کہ اندونین بہت اختیار پا گئے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت کلادیس چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑگئی اور اتنے مین اور بھی چند آگئے اور اوسکو ہوادار مین بٹھا کر کمپو پرٹیورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر کیا اور چونکہ کلادیس اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چلے تھے اور سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا ۔ کلادیس ایک بے وقوف تھا اور مزاج مین بھی لڑکپن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیس نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کے یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ سے انتظام ملک کے رکھی اور چاہا کہ سیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہو جاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشس ایک جنرل کو وہان بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سے روز رہکر پلاشس اور دسپنین کو واسطے جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر چلا آیا اور کرنکس شاہزادہ دیانیز نے بخوبی رومیونکا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہوکر

رومیہ کبری مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان وشکوہ کو دیکھا حیران ہوگیا
اور کہا ✣ افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان وشوکت رکھتے تھے مجھہ غریب کے
جھوپڑی کا حسد کرین ✣ کلادیس نے اوسکی تواضع بہت اچھی طرحسے کی غرضکہ شروع سلطنت کلادیس کی
لوگون کو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی امید کب ہوسکتی تھی
نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت کمینے غلام اوسکے عہدہ منصفی
اور صوبہ داری پر گنات پر مقرر ہوے اونکے ظلمون سے ہر پرگنہ مین فریاد سنی گئی مسلمنا ملکہ شہنشاہ
کی نہایت فاحشہ اور تمام بدکاریان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبری مین مشہور تھی
حتی کہ جب شہنشاہ دار الخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوس نے شادی قیس سیلس سے کرلی اور بعد
تشریف لانے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے اوسنے یہ کام کیا تھا تارسس
غلام کلادیس نے شاہزادی کی نام یاتین ظاہر کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے
عمل مین لاچنانچہ اوسنے شاہزادی اور اوسکے عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے
اپنی بھتیجی اگرپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ بدتھی اوسنے چاہا
کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ کلادیس اپنے خاوند کو ۶۰ برس کی عمر مین
بیج ۵۴ کے زہر کھلاکر مار ڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک[1] کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

[1] سٹواک ایک فرقہ فاضلون کا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے اگر کوئی آفت
یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھہ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو
حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھہ خوش نہوتے تھے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی تربیت کا کچھ بھی اثر نہوا

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہی کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہی لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خونی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کے حالات کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکے اوستاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چندروز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند مخنثون اور عیاشون کے ساتھ تمام الخلافۃ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور نے انتظامی کا واگذاشت نکیا اس شہنشاہ کا نام بدواسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہی وہ انتظام اور کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی مایگر پیشیانے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کردیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہی اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی ڈبانا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا پوپیا اوسکی شاہزادی نہایت بدعورت تھی اس اوقات مین سنت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی اندنون مین ایک سازش جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور اوسنے جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوسنے اپنے اوستاد سنیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب درجہ اوستاد کے شہنشاہ نے
یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پر پسند کرے چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھ گیا
اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھ سے مارا گیا + یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین
سمجھتا تھا چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک (۱) کے گیا
اور اپنے تئین ہرکلیز تصور کیا ایک روز کا ذکر ہی کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ رومیہ کبری مین
آگ لگادی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے جا بیٹھا + القصہ حالات بے رحمیون
اس شہنشاہ کے پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج حاصل ہوتا ہی آخر کو وہ مثل مشہور ہی کہ ظالم گئے
کی موت مرا کرتے ہین سو ہی ہوا + وندکس ایک شخص نے جو نائب حج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اس اوقات مین صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا
مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور
ایک غلام کے گھر چھپ رہا اور بحکمہ سنت سے اوسکے واسطے سزا موت بیحورس کی مقرر ہوئی + سزا بیحورس
سے یہ مراد ہی کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے کوڑے مار کر طاربین کے پہاڑ سے
دریاے طبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے
ایک اپنے غلام کی عاجزی کی کہ تو مجکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع کے لوگ اور شہنشاہ اور
سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گیری کے آیا کرتے تھے اور جو کہ
قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا + + + + + + + + + + + +

بموجب اوسکے کہنے کے بیچ ۶۰ سنہ کے اوسے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ ایسی خصلت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندنون مین سلطنت مین پرٹورین گارڈ بالکل مالک تھے گالبا جو کہ ایک عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجہ کمال رکھتا تھا اب ۷۳ سالکی عمر مین شہنشاہ رومیہ کہرے کا مقرر ہوا جب کہ یہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا ندیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ رومیون کو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور بہ سبب اب نہونے اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ سلطنت مین تھے اون سے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال و اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس فرانچ شہنشاہ کی لوگ ناخوش ہوئی اور آخر کو اوسکی واسطے جو خون لاحق حال ہوئی جیسے کہ آیندہ کی سلطنت مین معلوم ہوجائیگا

ذکر شہنشاہ اوطھو کا

اوطھو شہنشاہ ۶۴ سنہ عیسوی مین رومیہ کبری کا ہوا ہی یہ بادشاہ واسطے اوسکی بڑائیون کے مشہور ہے جسوقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اسکا قریب پالیسو واسطے

تخت نشینی کے موجود تھا اور اوطھو شدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری سے دق ہو کر
اوسنے چند بحال تجویز کین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو
اس بات کی کچہ پروانہ تھی کہ خواہ مین تلوار دشمن سے ماراجاؤن یا قتل مین گنہگار
ہوکر قتل ہون اوسنے اپنے شریکون اور دوستون کو بھیجدیا کہ مجکو منجمون نے بھی فتوی تخت نشینی
رومیہ کبری کا دیا ہے اور سپاہ کو بوقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار انعام کا کیا ۔ ناظرین پر
بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت مین بہت اختیار رکہتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک
سپاہ ہوگئی بعینہ ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان جسنے کنٹھہ
اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) ۔ ایک روز اوطھو سپاہ اپنے مقام پر گئی
اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا بوقت تاج پہننے اوطھو کے گالیا جو شہنشاہ
رومیہ کبری کا تھا اور اوسکا شریک پانے سو دو نو مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ اوطھو
لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہوگیا
جسوقت اوطھو شہنشاہ ہوا اوسوقت اوسکا ایک قریب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو شہنشاہ
رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے تھا اور اوس مین بہادری نہ تھی لیکن
وہ اپنے افسرون پر بسبب صبیا اور دلیر پر بھروسا رکہتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جب سے
کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین ہوا اور اب تک بسبب نہ واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن
لڑائی کے بھول گئی تھی اور سست اور عیاشی کے طرف مایل تھی اب فوج مین وہ دلیری نہ رہی جو کہ
سابق مین واسطے شان اپنے ملک مین دکھلاتی تھی اب اول مین وطلیس نے شکست پائی

لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوطھو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوطھو فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب نجانی کہ اس مین ناحق خون ہوا اور ناامید ہوکر اوسنے خود اپنے شمشیر مار ڈالا اور مانند کیطو کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کے تلوار مار کر مر گیا اور مورخ بیان کرتا ہی کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور ہے ✣ ✣ ✣

حال شہنشاہ وطلیس کا

جب کہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ مزاج اور بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین لایا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی ہی کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کیا کرتا تھا ✣ دسیشین ایک شخص تھا کہ جسنے عہد سلطنت کلیغولا اور کلادیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیون کے مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان کیے اور فوج اصلاع مشرقی نے یہ دیکھکر کہ اور پرگنات کی فوج بالکل مالک ہی خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے دسیشین سے کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نے اوسکو شہنشاہ مقرر کیا اور اکثر اصلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس بڑے

مین تھا اور اوسنے سبنیس بھائی وسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو پنشن ملا کرے سلطنت چھوڑ دینے کا عہدنامہ کرلیا لیکن جب رومیون نے اپنے شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونھون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کرکے محل شاہی مین داخل کیا اور سبنیس کو قتل کیا اسی اثنا مین پرسکس ایک افسر فوج وسپیشن کا مع فوج کے یہان آپہونچا اور وطلیس کو قید کرکے مار ڈالا + +

ذکر شہنشاہ وسپیشن کا

اب وسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر ۷۰ مین قابض ہوا خصلت اسشہنشاہ کی بہت اچھی تھی بروقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کوجو کہ اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کردیا اوسنے تمام باشندون کو اجازت دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے عرض کرے اوسنے چغل خورون اور گوئیدون کو ایک قلم موقوف کیا بہت سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کاروبار سلطنت سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو سمی ریطی مین تھا چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین جیسے کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے ٭ اوسنے اختیار سنت کو جیسے کہ سابق تھے دیے اور دوبارہ اونھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین وسپیشن اوسکے زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام اضلاع یہودیون کو زیر کرلیا تھا لیکن فقط دارالخلافہ رہگیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رومیہ کبری کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طی طوس کو چھوڑا اوسنے ایک مسلہ
مین بیت المقدس دارالخلافہ یہودیون کا قبضہ مین کرلیا لیکن بسبب سرکشی اور سینہ زوری وہان
کے باشندون کے شہر مذکور کو رومیون نے خاک مین ملادیا اور یک قلم غارت کیا اب دین
شوالہ جنیس کو بند کروادیا اور طی طوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت مین مقرر
کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ ۷۹ء کے مرگیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حال شہنشاہ طی طوس کا

شہنشاہ کے خوبی قسمت رومیون سے بیچ ۷۹ء کے طی طوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت نہین کہ اس
اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہوین تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کیسکو
کہتے ہین طی طوس کی سلطنت مین رعایا بہت آسایش سے رہی یہ ہر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا
وہ واسطے خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور شان رومیون
کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقاین کے جو اس سے ایام خوردسالی مین بن آئی ذکر کرتے ہین
لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث یہ ہی کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلادیس اور نیرو مین
رہا تھا لیکن بفور تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام رعایا کی
ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے خوش رکھنے اپنی رعایا کے
بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشہ گاہ کی موافق
شان سلطنت کے بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز وسویس مین سے

آگ اور زلزلات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی آنی اور ہرکلنیم دب کر غارت اور زیر زمین
دفن ہوگئے اسی بلائے ناگہانی مین فاضل پلنی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر
کیمپنیا نے نہایت نقصان اوٹھایا لیکن طی طوس نے وہان کے باشندون کی بڑی تشفی کی اور
اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگونکا نقصان ہوا تھا اوسکے عوض مین اپنی گرہ سے
اوسنے خرچ کرکے مال و اسباب و روپیہ دیا جبکہ شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا
اوسوقت خاص دار الخلافہ مین ایک قہر الہی نازل ہوا یعنی شہر رومیہ کبری مین آگ لگ گئی
اور ایک بڑا حصہ دار الخلافہ کا غارت اور ویران ہوگیا اس آفت سے جو لوگون کا نقصان
ہوا اوسکا عوض اوسنے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامرہ مین سے کسیکو نہ دیا بلکہ
خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا ✣ یہ نیک شہنشاہ جبکہ ایسے ایسے نیک
کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہونچا اور اس جہان ناپایدار سے بیچ اشوع کے طرف وطن
خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین کہ اسکے بھائی دمیشن نے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا اور
خود اپنے تئین مستحق جہنم کا کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حال سلطنت دمیشن کا

اب دمیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا اشوع مین سلطنت حاصل کی
اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی جوہر
اوسپر غالب آیا ✣ جب ملک الامان مین سرکشی ہوئی اوسنے وہان بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

قتل کے کہ اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہوگیا گونیدے اور چنلخورون نے دربار شہنشاہی مین ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوے کہ وہ ہر ایک رئیس اور امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کرین تاکہ جس کسیکی قسمت آیندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا اور تمام لوگ اس ظلم وستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل شاہی مین برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر ۹۶ مسیح مین اس ظالم سے جہان خالی ہوا

حال قسصیص نرواکا

بعد سلطنت ویشن کے سازش کرنے والون نے قسصیص نرواکو شاہنشاہ پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور خاندان کریطین مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس کی تھی اور حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور ملائمت مزاج کے نکرسکا اور اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر امور سلطنت مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھ مہینے سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی + + + + + + + + +

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لایق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوتی تھین شامل رہا اوسنے برخلاف ایلڈشیا کی لڑائی کی اور اونکو جو بیشتر شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف کیا اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کرلیا طراجان نے یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ تسیفن اور ملک شام اور ملک یمن کا قبضہ کرلیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف بہ نسبت انتظام کے زیادہ تر توجہ تھی + وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے نہوا ورنہ مین بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا + علاوہ ازین اوسنے حق کمیشیا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر ہبت فیاضی کی تواریخ مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص سے تربیت پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور کفایت شعاری کے رعایا کو دولت مند کردیا اسکی سلطنت مین دربار مین اچھے اچھے فاضل موجود تھے پلنی خرد اور شاعر جوونل اور مشہور مورخ طیسیلس اور پلوطارک اسیکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح کے فنون نے ترقی پائی اس ہادب اور نیک شاہنشاہ نے ۱۱۷ع مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا +

ذکر شاہنشاہ عیدریان کا

یہ شہنشاہ ۷۶ع مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہانہ اس بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی حاصل کیا اور طراجان اسکا استاد بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طرا جان سے فتح کیے تھے چھوڑ دیے کسواسطے
کہ بموجب مقولہ شہنشاہ آغوسطس کے مشرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی
اور اسکا باعث یہ تھا کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور
انتظام پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو جاے
اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے
محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان کہین خراج گران دیکھے کم کر دیے اوسنے
چند شہر جو منقضی ہونے زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے اور شہر بیت المقدس
کو دوبارہ بنوا کر آباد کیا اوسکو پیدل پھرنے مین کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے
رعایا اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے واقف تھا
وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت کمال رکھتا تھا
القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا جس مین عسرت اور شان
اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی اوسنے طرطوس آرلیس انطونائیس
کو اس شرط پر گود لیا کہ بعد اوسکے وہ آنیس ورص کو مالک سلطنت کا کرے
حقیقت مین یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونھون نے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی شہنشاہ
عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار ہو کر ۱۳۸ عیسوی مین
مر گیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

شہنشاہ

شہنشاہ انطونانس پایس

سلطنت انطونانس پایس کی مین مشہور واقعہ یہ ہوئین کہ لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ کرتا تھا اور مدبر تھا اور قانون ایسے عمدہ جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سنّت کی دوبارہ قایم کی اور اوسکی نیکی اور خداپرستی اور عدالت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے دو بادشاہون مین فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اسکی تعریف تمام و کمال کرسکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین ۱۶۰ سنہ مسیح کے بائیس برس سلطنت کرکے مرگیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

سلطنت شہنشاہ انیس ورص

شہنشاہ انیس ورص بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب یہ نیک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام تبدیل کرکر مارقوس ایلیس انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہے اور وہ ابتک موجود ہین اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوشس ورص تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسے اپنا ایک خون سمجھ کر سلطنت مین شریک کیا جب کہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف شاہ

توران کے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجاے
اوس سے لڑنے کے عیش وعشرت مین پڑا رہا اور ایک افسر کو بھیجدیا جسنے کہ شاہ توران کو شکست
دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور ونیدیلیز اور دشمنیز وغیرہ نے ملک یونان
وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض اپنے گرہ سے دیا
اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا
یہان تک جب کہ یہ ۱۸۰ع کے مرگیا تو لوگون نے اوسکے بت اپنے گھرمین رکھے ✣ ✣

حالت سلطنت رومیون کی ۱۸۰ع سے شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومیشن سے جو ۹۶ع مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ ماقوس اطونیس پایس
۱۸۰
تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سے اسی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ
مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور
رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نہ تھی اب بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین
جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ اندنون مین رومیہ کبری مین پریٹورین گارڈ (۱)

(۱) پریٹورین گارڈ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے
مقرر ہوتی تھی اب یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جیسے کہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوج لاہور جسکو
خالصہ کہتے تھے اختیار کلی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی یعنی جس کیسکو چاہتی تھی راجہ بناتی تھی اور جو کوئی اونکو
انعام یا کنٹھ طلائی دیتا تھا اوسیکو وزارت یا راجگی لاہور دیتی تھی تو یعنیہ یہی حال رومیون مین تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا اور چاہا جسکو دیدیا
اور جسنے انعام بکثرت دیا اوسیکو شہنشاہی دی چنانچہ جب کمودس شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم
تھا اور بعد اسکے پرٹنکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت
رومیونکی نیلام ہوگی دیدیس جولینس نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور
سپاہ نے پرٹنکس شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار پاجانا فوج دار الخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون نے بھی جسکو چاہا
اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن صورص نے جسکو صوبہ الیریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف
دار الخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور صورص تخت پر
بیٹھا اور بعد صورص کے کیرکلا ہوا اور ان دونونے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین اونکے لکھنے سے اپنی کتاب
کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر صورص اور بعد ازان میکزیمین اور بعد اوسکے غوردین اور فلپس اور
غیلوس اور دیکیس اور غلیس اور کلادیس دوم اور آرلین اور طیسیطوس اور پروبس اور
فیروس وغیرہ شہنشاہ ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور بزرگ ہین انکا حال تواریخون مین مفصل لکھا ہے
لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک مشہور آدمیونکا لکھنا ضرور ہے
اسواسطے ان شہنشاہونکا حال لکھنے سے مین قصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر
ظالم گذرے ہین اور نیک طینت نہ تھے بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا
پر ہوا جسکا نام قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن تواریخ پر
واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دار الخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے اوٹھا کر

شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور ۳۳۰ع مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا + اور فارسی کے
تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا
تاریخ روم کی جانتے ہین اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ
میری دانست مین کسینے نہین لکھی ہی اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ
قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اور طرف موڑ کر متوجہ کرتا ہون لیکن پہلے اسسے کچہ حال شہنشاہ قسطنطین
اعظم کا کہ نہایت بڑا آدمی گذرا ہی لکھتا ہون + + + + + + + + + + + +

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہوا ہی اوجسکا اک
بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہی یہ اقبال مند بادشاہ بیٹا قسطنطین کلورس کا تھا اور ۲۷۴ع مین بانع ہستی پر
نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکہنے کو چاہیے لیکن
بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکہتا ہون بروقت وفات والد بزرگوار اپنے کے وہ
بحمایت فوج کے ۳۰۶ع مین تخت شہنشاہی جلوہ افروز ہوا اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم
ٹیوٹنیک کو شکست دی اور دریاے راین کو پار کرکے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطا
بیٹی میکزیمین سے شادی کرلی لیکن بعد اس سم کے اوسنے اپنے خسر سے لڑنا پڑا کیونکہ اوسنے کہ اوسنے ملک مین جھنڈا
سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ چھوٹا لقب شہنشاہی کا
چند روز کا تھا کیونکہ اوسنے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام مغرنشس تھا مستعد
بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالیٰ
کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اوسکا نام ہونا تھا تو کوئی کچھ نکر سکا اور ایک اور امر
عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہے کہ شہنشاہ نے خود یوسی بس سے فرمایا کہ مینے آسمان پر ایک
صلیب (۱) دیکھا ہے اور اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا (ان ہوک سگنو ونسر) اس عبارت کے
معنی یہ ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے
جلد بفور دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کی جھنڈے شہنشاہی تیار کروائے اور
اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے اپنے دشمن مذکور یعنی سالے کو قید کرکے دریائے
طبر مین پھکوا دیا اسی بات کے واقع ہونے سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا
اور حکم دیا کہ اہل عیسائی کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لیسی بس
سے کردی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی نہ دیکھ سکا
اور حسد کرنا شروع کیا اور بہ خلاف شہنشاہ کے مقام نیونیا مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ
لڑائی پر خلاف اپنے داماد کے چڑھا اوسوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے
اور اوسنے بروقت کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین
دعا مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا داماد چھوٹے دیوتاؤن اور منجمون اور جادو کرنے والون
پر اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا اب اخیر انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خون ریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی ۔

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اس گستاخی کو اوسکی معاف کیا لیکر
بعد ازان اوسکا بلند نظر داماد چیکانر ہا اور پھر دشمنی اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین
نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا اور مروا ڈالا اب بعد فراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ
قسطنطین بالکل مالک مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوس کا ارادہ یہ ہوا کہ
کسیطرح سے ملک مین امن اور انتظام ہو اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور
مسیح پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرمجوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت مین
مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف ملک گیری کے بھی رکھی اور اوسکے
عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب
شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے بہت اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی بیرحمی
کے بھی بن آئے کہ اوسنے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ گیا ایک بڑی بدنامی
کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے کرسپس اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے
اکتیس سال جہان مین حکمرانی کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایکدن خاک مین ملنا ہی
۳۳۷ع مین اس جہان ناپایدار سے طرف وطن خاص کے رحلت کر گیا اور صرف اپنا نام
صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اوسکے تین لڑکے تھے اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم ہوئی
شہر قسطنطنیہ اوس ترکستان مین واقع ہے جو کنارہ فرنگستان پر ہے اور نزدیک اوس کے
ملک یونان واقع ہے اور اب اوس زمانہ مین بھی شہر قسطنطنیہ دار الخلافہ
سلطان روم کا ہے

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا جو کہ یونان مین واقع ہی تھا
فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل
نے اوسکو ایسی تربیت کی کہ وہ اظہر من الشمس ہی سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی
عمر مین تین سے چھتیس برس پہلے پیدا ہوسنے حضرت عیسی کے یعنی آج تک دو ہزار ایک سے
ترا سی برس گذرتے ہین کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کارہا دی کے
اور بڑی بڑی مہمین کین ہین کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب مین بھی گنجایش نہین کر
لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصراً لکھا جاتا ہی + واضح ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر مین تخت پر
بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین ہوا ہی سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے
ساتھہ کمال شجاعت کے اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہان تک کہ چند روز مین
اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سے چونتیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے
بائیس برس کی عمر مین اسنے فتح کرنا سلطنت ایران کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کر
دریاے گرینی کس کا کیا تو ایرانی فوج نے اوسے ستائیے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی
شجاعت سے فوج ایرانی کو وہان شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ مین موسم گرمی کا
نمودار ہوا اور سکندر نے کہ اپنی فوج کو رخصت واسطے گھر جانے کی دی بعد تھوڑے
دن کے جب اسکی فوج گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر اودھر کے ملک کیبی دو سا

پیفلی گوینا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا اور فتح عظیم حاصل کی اور
بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورۂ بالا مین دارا تو بچکر بھاگ
گیا لیکن اوسکی ماا اور اوسکی جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قیدی ہوئے اس
بڑی عظیم فتح نے اور ریاستون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور سبھون نے تابعداری سکندر کی
اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ ہوا اور ملک شام کو فتح کرکے واسطے زیر
کرنے ملک مصر کے جاکر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور دریائے نیل جہان کہ سمندر سے ملتا ہی
ایک شہر بہت عمدہ اور شان دار تعمیر کروایا جو کہ اب تک آباد ہی اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جسکے
سکندر مصر مین تھا کہ اوسکو یہ خبرین پہونچین کہ داراشاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے
بڑی فوجین تیار کین ہین یہ خبر سنتے ہی یہ مصر سے پھرا اور دریائے فرات کو پار کرکے الجزیرہ
مین جو کہ درمیان ٹکرس اور فرات کے واقع ہی آیا اسی وقت مین دارا بھی اپنی فوجین لیکر
آربلا سے چالیس میل آگے بڑھ کے بڑے بڑے میدانون مین آن پڑا اور سکندر
بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کرکے مقابلہ اپنے دشمن کے آگیا اور ایک مورخ بیان
کرتا ہی کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر
نے باوجود اس قلیل فوج کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج
دارا کی جہان کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین سے شروع
ہوگئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا کہ کسیطرح سے خاص دارا کو قید کرون اسی
مین یہ تو اس فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن یہ جھٹ خود اپنے

بہت عمدہ اور کارآزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا یہ لڑائی بڑی دیتک جاری رہی
اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح ہوے حقیقت یہ ہے کہ یہ اخیر نہایت بڑی اور
بھاری لڑائی تھی لیکن اخیر نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین
سے بھاگ گیا اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے دارا
کے سکندر نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف اصفہان کے
جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر بھاجل مین پہونچا تو اوسنے خبر پائی کہ دارا کو
اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی مین دارا کو مار ڈالا جبکہ سکندر نے
راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا رنج ہوا اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان
کے دفن کیا اس طور پر ایسی طاقتمند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھہ آئی اب سکندر نے
خراسان قندھار بلخ ماوراالنہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمان بردار کرتا ہوا واسطے ارادہ فتح کرنے
ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا
سکندر کا ہے سکندر نے کابل مین سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے
بلوایا اور راجہ بکشلا نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریاے سندھ کے تیار کروائین
اور دریاے مذکور کو پار کرکے ہندوستان مین آگیا اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی آجہ فور
سے جو ایک راجایان ہند مین سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فورنے شکست کھائی
اور سکندر نے اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب اور راوی کو

پار کیا اور راستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی اب سکندر دریاے بیاس
تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانے کا تھا اور اندنون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت
تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ تو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اوسنے
اب مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہر چند سکندر نے
سمجھایا لیکن اونہنے نہ مانا تا چار سکندر نے طرف اپنے وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے
ہندوستان سے راستہ مین سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر
بڑی بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر شہر مین گھس گیا
اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھاے تھے کہ
توقع زندگی کی نہ رہی تھی لیکن بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے
جاری کیا اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے چلا گیا
اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا اور عارضہ بخار کا لاحق
ہوا اور اسی مرض ہلاک مین جبکہ اوسکی عمر تیتیس ۳۳ برس کی تھی بارہ سال سلطنت کرکے
اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کرگیا ✣ حقیقت یہ ہے
کہ جیسا یہ شاہشاہ یونانی گذرا ہے اور اس نے نام پیدا کیا ہے آج تک کوئی
ثانی اسکا صفحہ زمین پر نہین پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ
اوس کی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط تصویر
سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

شبیہ شاہنشاہ سکندر



حال سلطنت دمطرسیس کا

دمطرسیس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور مورخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ سکندر کا سا نصیب اور اقبال نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انتطی غونس کا تھا جب کہ دمطرسیس بنی برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور بعد بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد اسکے اوسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دو سو پچاس جہاز تیار کرواکر طرف شہر اسنیہ کے جو کہ دار الخلافہ یونان تھا گیا اور وہان اوسنے فیلپس کو شکست دے کر وہان سے نکالدیا اور بعد اسکے اور اور فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور پیرو شاہ سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک لے گئے اور ایک فوج جرار جمع کی اور ۳۰۰ سو پیشتر حضرت عیسی کے درمیان اونکے اور شاہ دمطرسیس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ جاری رہی اور مقام رزم گاہ مین باپ دمطرسیس کا مارا گیا اور بعد اسکے دمطرسیس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے چونکہ دمطرسیس بڑا شجاع تھا پھر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسنیہ کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام مین ۲۸۰ برس پیشتر عیسی کے مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا ۔ تصویر بھی اسکی درج ہے

شبیہ دمطرسیں



حال بادشاہ پرسس کا

واضح ہو کہ پورانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی اِن قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قومون مین پاے جاتے تھے اور سبوسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے ۔ واضح ہو کہ ملک پرسس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پرسس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پرسس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ الیریکم کے لیگئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پرسس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور جب اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوایا پانچ برس بعد ملک اپیرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پرسس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دیمیتریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے کی طرف سے مشہور لڑائی مقام اپسس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیتریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہد نامہ صلح کا ہوا اوسوقت پرسس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون بیٹی برنیس کی سے بجاے شادی کرنے بطلیموس شاہ مصر سے جس سے

نسبت قرار پائی تھی برنیس نے پرس سے شادی کر دی اور اس باعث سے پرس کو
یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو برنیس کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب
نیوٹولمس سے حاصل کیا تھا لیکن نیوٹولمس نے بہانہ دعوت کے برنیس کو زہر دیا پرس
اب شریک سی میکس کے سنہ ۲۹۱ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میسیڈن کا ہو گیا لیکن
اوس ملک کے لوگون نے پرس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اور کسی بادشاہ کو سوائے
سی میکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹی ٹیس نے پرس کو بلوایا اور
کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اطالیہ سے
گذرا اور رومی کونسل کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمھارے اور ٹیٹی ٹارنٹیس کی صلح کروا دینگے
رومیون نے اس بات کو نہ قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین
چنانچہ پھر آپس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پرس رومیون پر بسبب ہاتھی کے
فتح یاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دار الخلافہ کے نزدیک
جا پہونچا اور وہان جاکر سنکاس شاگرد ڈمسٹھنیز فصیح کو روم کو بھیجا کہ ہم تم سے
دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ اگر پرس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے
تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین
ہوئی اور پھر پرس فتحمند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پرس یہان
لڑ رہا تھا کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کرے
چنانچہ پرس نے کارتھیج والون سے لڑکر اونکو شکست دی اور ارکیس اور اور

ضلعون کا تعاقب والون کا قبضہ کرلیا اس وقت پرسس کو ٹارنی ٹیس نے دوبارہ الیہ
کو واسطے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی ٹیوٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پرسس
نے شکست پائی اس سبب سے پرسس اپنے ضلع اپیرس کو چلا گیا اور وہان سے اور
تازی فوج جمع کرکے چلا اور گوناٹس بادشاہ میسیڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا اچھا
ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان درمیان اری شیش
اور آرسی شیس کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پرسس آری شیش کی طرف ہوکر شہر مین چلا گیا
لیکن اوسکو اری شیس کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت
کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا کھپرا اوسکے سر مین مارا مر گیا اور اس عورت نے
اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات دو ۲۷۲ سے بہتر برس
پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی
بادشاہ نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص
کی بیماری تلی کو اپنا دہنا پیر چھوا کر اچھا کر دیا تھا اسیواسطے لوگ اوسکے اوس
انگوٹھہ کو بڑا کرامات بتلاتے ہین تصویر پرسس کی بھی دوسرے صفحہ
مین درج کرتے ہین فقط + + + + + + + + + + +

حالات دلیر و شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم کا

اب مین اون بہادران اور جنگ آوران رومیہ کبری کا جو سابق مین گذرے ہین

شبیہ بادشاہ ہندوستان



لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب مین
ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی الکتفا نکرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی
یہان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندوستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے
تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حال سلّاح کا

سلّاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہی وہ ایک عالی خاندان اور علاقہ جلیلیہ کو نسل کا
(اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین) روم مین رکھتا تھا سردار ۱۳۷ سنہ پہلے
حضرت عیسیٰ کے روم مین ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اوسکو اپنی
پرورش مین رکھا اور بعد اوسکے سلّاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک حبش اور
مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار مارویص کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازان مارویص کو زیر
کرکے ملک شام اور ارمان اور بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبریٰ
نے برخلاف اوسکی سازش کی اور سلّاح یہ سُنکر بہت خفا ہوا اور دار الخلافہ کی طرف
کوچ کرکے اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کر لیا اور اوسکے سامنے کوئی اور حاکم
کان نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متراوطیس شاہ یونان کو زیر کرکے اوس سے پھر
صلح کر لی لیکن اس عرصہ حاضری مین جو لوگ رومیہ کبریٰ مین دخل پا گئے تھے اونکو اوسنے
آنکر زیر کیا اور رومیہ کبریٰ کا مالک ہوکر کاربرہیمون کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور مدبر

شبیه سلّاح



اوسکو شیرانگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کو ۳۲۲ سنہ پیشتر عیسی کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑ گئے تھے اور وہ مر گیا + تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہی + + + + +

حال مارقوس انتظنی کا

یہ مشہور سردار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا پیچ ۸۳ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بٹھانے مین اپنی شجاعت سے بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ شہنشاہ قیصر کے ساتھ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا دوست ہو گیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت تمام دنیا اور شام کی ملجائے لیکن اس ارادہ مین کامیاب نہوا برخلاف برٹس اور کیشیس قاتلان قیصر کے لڑا اور اونکو فلپیا شکست دی اور برخلاف برٹس کے سامنے رومیون کے درباب مارڈالنے شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے + اور بعد ازان انتظنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ پیچ ۳۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کردی +

تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہی + + + + + + +

ذکر پومپی اعظم کا

تصویر مارقوس انتظنی

شبیہ مارقوس انتظنی



یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہی حکام ثلث روم مین سے قیصر کے ساتھہ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور ۱۰۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل کیا اور بیچ عمر تیئیس ۲۳ برس کے حکومت پندرہ ۱۵ ہزار سوارون کی حاصل کرکے سردار سلاح کے ساتھہ ہوا اور اوسکے دشمنون کو بیچ افریقہ اور جزیرہ سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبریٰ مین آکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو اشیا خرد سے پرے تک فتح کرکے بھڑایا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا اور اور قیصر کی لڑکی سے شادی کرلی لیکن آخر کو بسبب رشک اور حسد شہنشاہ قیصر اور پومپی مین عداوت قلبی ہوگئی اور پومپی نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ گیا اور وہان وزراشاہ مصر کے حکم سے ۴۸ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے قتل کیا گیا ✣ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی ہی ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون سے تھا ۵۰۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا جبکہ پومپی قیصر کے ساتھہ لڑتا تھا اوسوقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھہ سے بروطس قیصر کا نہایت ولی دوست ہوگیا

شبیہ پومپی اعظم



اور شہنشاہ اوس سے نہایت محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی
روم مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر سلطنت رومیون مین
اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکے بالکل تابعدار اور غلام نہ ہوجاوین اسواسطے
ایک سردار کیشیس اور اور امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو
معرض قتل مین پہونچایا ٭ انتظنی یہ سنکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو
شکست دی اور بروطس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس سے
نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت فصاحت سے کی لیکن
کچھ فائدہ نہوا ٭ اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا
کہ تو مجکو قتل کر جو مین بے عزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے
بموجب اپنے امیر اعظم کی خواہش کی اوسکو خنجر سے بیچ ۴۲ پیشتر حضرت عیسی کے
ہلاک کیا ٭ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے ٭ ٭

ذکر قیس ماریس کا

ماریس بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوس مین تمام	ہزبر افگنی تھا سدا اوسکا کام
ہزبران و دیوان و پیل و پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیہ بی بی مریم



سنہ ۱۰۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ علاقہ جلیلہ
کو نسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک ا فریقیہ مین بر خلاف وہان کی خاقان کی چڑہائی کی
اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک
لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسّی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمیر یا سے
لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھہ قیدی ہوے
بعد ازان سلاح جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہو گیا اور ماریس اوس سے
لڑتا رہا اور آخر کو بیچ سنہ ۸۶ پیشتر عیسیٰ کے مر گیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے
مین مندرج کتاب ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کو نسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری کے آگے
رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے حال سنکر عشق کرتے ہین بسبب
نہایت دلیری اور شجاعت کے اوسکا لقب ملک روم مین ✣ (فتح مند شمشیر روم ✣
تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ بر طومیس کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا
اور شہر سرکیوز کو جو جزیرہ سقلیہ مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت
اسباب کے سننے کے فاضل ارشمیدس اوس کے ایک سپاہی کے ہاتھہ سے
مارا گیا نہایت رنج کھایا اور بعد اوسکے وہ ہنی بل سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا

شبیہ قیس ماریس



لڑا اور اوس لڑائی مین بیچ شہر پیشہ حضرت عیسی کے مارا گیا اور دشمن نے اوسکو بڑی شان و شوکت سے دفن کیا + تصویر مارسلس کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے +



ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور رومن گذرا ہے سنہ ۳۵ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا اوسنے ملک سپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر جاے لڑائیون مین اوسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے ملک سپانیہ مین اوسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار سوارونکو شکست کامل دی اور بعد ازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی کی اور فتوحات نمایان کرکے ملک فتح کیے بعد ازان اوسنے مشہور نامور ہنی بل کو مقام زاما مین شکست دی اور اوسکو نابعدار رومیون کا کیا اور بعد ازان وہ نزدیک دریاے فرات اور دجلہ بغداد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبری مین پہونچا تو اوسنے احسان مندی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کیمپینا کو چلا گیا اور وہان اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت اور گفتگو حکمایان اور فاضلان مین رہا اور درجہ اخیر کو سنہ ۱۸۱ پیشتر حضرت عیسی کے اس سراے ناپایدار سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین درج کتاب ہوتی ہے + + + + + + + +

ذکر فلیمینس کا

شمیہ سیفن



یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہی یہ شخص ۲۲۶ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکش ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ مین لڑا اور ملک ارمان مین جو کہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کرکے بلوۂ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلا کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی

ابیات

ہمیشہ فتح تھی نمایان وہان — جدھر کو گیا لیکے تیغ و سنان
یہ کہتا ہی تاریخ دان روزگار — وہ یک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت و توان تھا عجب پہلوان — دلیر و جہان گیر کشورستان
قوی بازو و سخت تھا زور مند — تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر اور وضع و فریب رکھتا تھا ناظرین کتاب پر اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہوجاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا پیچ ۲۰۳ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ مورخون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہی

شبیہ فلیپس



حال اسبیدس کا

یہ گرد پیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین پنج سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان سے اپنی کتابونمین درج کرتے ہین کہ یہ ایسا شخص جہانمین پیدا ہوا تھا کہ اوسکو سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتاے روزگار تھا کہ اگر رستم اور روئیں تن اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہی لیکن یہ شخص حقیقت مین رستم عہد گذرا ہی خوبصورتی اور حسن اور چال ڈھال اور خط وخال چہرہ کی ایسی تھی کہ لوگ اوسکی صرف شکل خود دیکھکر واہ واہ کرتے تھے سسر دفصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت وبلاغت کے ساتھ لکھا ہے کاش اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا اسبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اوسنے تربیت پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار مین بھی اوس فاضل متبحر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیونمین اپنا فن سپہ گری ظاہر کیا یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے سندر شاہ یونان کو شکست دی لیکن اوسکے ہموطنون نے اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن ۴۰۴ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگا دی اور جب وہ جان بچانے کیواسطے بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + + +

شبیہ اسپیدس



ذکر ملطدی کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ و شیر افگن شہر اسنیہ دار الخلافۃ ولایت یونان مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب دارا ب اول شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کی جو کہ سنہ ۴۱۹ برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب وہ سرکش جزایر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ اسنیہ کو چلا آیا اور بسبب اس قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے سنہ ۴۴۹ پیشتر حضرت عیسی کے مر گیا اگرچہ اوسنے اور بہت جاے کار مردانگی کے ظاہر کئے لیکن مختصر آ ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بسبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے ٭

حال تہمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی سنہ ۵۲۰ پہلے حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا جب کہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بسبب اس فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جایداد اور اسباب موروثی چھن گیا جبکہ تہمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اوسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور خجالت حاصل

شبیہ ملطدی



ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کارنمایان کرے جنمین شان ہو اور ملک کی بہتراہی
ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہوسکتی ہے چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت
کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست ہوجاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ
اوسکو حکومت لڑائی کے برخلاف باشندون کو رفیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح
انجام ہوئی اور اوسنے سمندری چورونکو سزادی اور تجارت کو ترقی دی جبکہ اردشیر
شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پہ حملہ کیا اور شہر اسنیہ کو مسمار کردیا اور
اسکے اچھے اچھے پرگنون یونان کو تہ و بالا کردیا اور نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ
ایران نے فتح پائی اور اس نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون
کے نام سے لرزان تھین لیکن خدا کی عنایت سے تمستوکلی اس زمانہ مین ایسا بہادر
اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین فوج قلیل سے شاہ
ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو بھاگ گیا + لیکن بعد ازان اوسپر
ناحسان مند یونانیون نے الزام لگاے اور وہ یونان سے طرف ایران کے
چلا گیا اور وہان کے بادشاہون نے بسبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی کے اوسپر
بہت مہربانی کی اور تین گانو نکا خراج اوسکے گذارہ کے موافق مقرر کیا آخر کو ۴۶۴ برس
پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسنے خود اپنے تئین ہلاک کیا فقط + تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبیہ تمسطوکلی



سب پر روشن ہی کہ زمانۂ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور دانائی کی کان تھا زمانۂ سابق
مین درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہی
جسکے اوصاف سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص ۴۷۱ سنہ پہلے پیدا ہوئے
حضرت عیسیٰ کے شہر اسنیہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے
اپنے باپ کے پیشۂ تجارت کو بہت چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم
اور فنون ہر طرح کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی
اور تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے ہر طرح کے علم
مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم مچ گئی سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار تورجو
ایک قسم کا سکہ ہے دیگیا تھا لیکن اس نیکمرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دیدیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانا نے اوسکا خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ
مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ یہ حکیم کچھ مانگے اور مین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض
کیا پرانے مورخ بیان کرتے ہین کہ سوای علم اور فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی کہ استقلال
بدرجۂ کمال رکھتا تھا کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا برے مدارات سے اوسکو رنج نہین
ہوتا تھا فاضل سینکا بیان کرتا ہی کہ اوایل عمر مین اوسکو یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا
لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ
کا ذکر کرتے ہین کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا
زنطپی اس حکیم کی جورو کا نام تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آتی تھی

اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پھونچے اور لوگ توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ پر آوین اور اخلاق درست ہووین اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا جاے درس نہین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلاً بروقت اجتماع حاکمان عدالت کے یا بروقت مجتمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا اوسوقت تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگون کو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا اور ایسی خدمت اپنے ملک کے تربیت دینے مین کی جو کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون اس فاضل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت ایسی ہے کہ ہر ایک مرد و زن ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثناخوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد رشید دون مین سے تھا ٭ افلاطون بروقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر و سپاس قادر مطلق کا بجا لایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے رب العالمین مین تیرا بڑا شکر گزار ہون کہ تونے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی ٭ اور مجکو یونانی مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم حاصل کرتا ٭ اور سوم یہ کہ مین اسبات کا بہت احسان مانتا ہون کہ تونے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اس عالم اور ہمدان کی قدمبوسی سے فیضیاب ہوکر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا ٭

ایک روز کا ذکر ہے کہ السبیدس سردار ایتھنیا شیخی کر رہا تھا کہ مین بڑی دولت اور ملک اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا کہ ای السبیدس ذرا ادھر آؤ اور نقشہ روئی زمین کا ملاحظہ کرو اور بتاؤ کہ تیرا ملک ایتھنیا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

دیکھا آنکھین کھل گئین اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے میرا ملک ایک نہایت
چھوٹا سا ضلع ہی سقراط نے جواب دیا کہ پھر کس واسطے تو شیخی کرتا ہی اور ای عزیز دیکھ کیسے کیسے
بڑے بڑے ملک روی زمین پر واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا
حقیقت ہی اور یونان کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہی اور علی ہذا القیاس فرنگستان
سامنے تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہی اسیواسطے ای عزیز شیخی کرنی کسی بات کی نہایت
بُری ہی اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہی کہ اوسنے مدام سیر کو سو اسیر پیدا کیا ہی تھوڑے
عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم سقراط کو اونہتر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگایا
کہ یہ جوانان شہر اسنیہ کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہی اور اول اوسکے دشمنون نے اوسکی
نقلین تماشہ گاہ مین کرنی شروع کین جبکہ سندر شہر اسنیہ پر قابض تھا اوس وقت
ملیطس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی موت کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو
پر سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دیوتاؤن یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان
اسنیہ کی رائین خراب کرتا ہی جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوس کے
دوستون نے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاو حکیم مذکور کے تیار ہوے اور التشیس نے
جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا اوسکے بچاو مین بہت کچھ لکھا اور جب کہ
سقراط خود منصفان عدالت کے روبرو گیا اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے
اپنے حق مین کلام کیے اور جو سچ سچ اصل حقیقت تھی بے کم کاست بیان کی اوسنے روبرو
منصفان عدالت کے کوئی عاجزی نکی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفون کے

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرماوین افلاطون نے سقراط کے اظہارات
کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے کیئے تھے جمع کر لیے اور وہ کتاب اب تک
نہایت مشہور اور عمدہ ہی اور جسکا نام عذرات سقراط ہی ٭ اوسمین سے تھوڑی گفتگو
سقراط کی ہم بھی لکھتے ہین ٭ اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ٭ ٭ ٭
(قولہ) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رائیون باشندون اور
جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہی ای باشندگان اسنیہ مینے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا
اور مینے کب تمسے کچھ لیکر علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون ٭
جو میری رای مین آتا ہی وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے مجھ سے
تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک
ہونا چاہتا ہی مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر توجہ رہی ہی کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جزوی دولت اس جہان پر بہت خیال نکرین اور یہ ظاہر ہی
کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہی بلکہ نیکی سے دولت دستیاب ہو سکتی ہی ٭ اگر
ایسی نصیحت کرنے مین کچھ میری خطا ہی تو ای عزیزون اور ای باشندون اسنیہ کے
بیشک مین گنہگار ہون ٭ ای باشندگان اسنیہ جو تمھارے جی مین اوے سو ہی میرے
اوپر گذار ولیکن مین اپنی طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین
اس امر نیک کو جسکو خدا نے بخشا ہی اور اجازت دی ہی کہ مین اپنے ہم وطنون کو تربیت کرون کبھی
نہین چھوڑونگا اور تمھارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ تحصیل اور مطالعہ علوم اور

تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول رہون کبھی اجتناب نکرونگا مین اللہ تعالی کے حکم کی
بہ نسبت تمھارے حکم کی زیادہ تابعداری اور فرمان برداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے
جب تم میرے سامنے آؤگے مین تمکو یہ نصیحت کرونگا کہ ای میرے دوستون اور باشندون شہر اسنیہ کے
جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور پردہ زمین پر ہی کہ کیا تم سوای حاصل کرنے دولت اور شان اور
درجہ والیات خوشیون اس ناپایدار دنیا کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے
+ میرے تئین واسطے میری کمینی عزم اور خوف کے بہت لعنت ہوئی ہی لیکن میری دانست
مین اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمھارے بخوبی روشن
کردی ہی + مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے جو مین بہت صفائی اور
سچائی سے بیان کررہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین + القصہ ای لوگون اب مین نہایت
تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس حالت بیکسی مین اون لوگونکی پیروی نکرونگا جو کہ اپنے بیٹون
اور دوستون اور رشتہ دارون کو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کے
لاتے ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین کچھ میری شیخی
یا مغروریت نہین پائی جاتی ہی بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمھاری اور تمھارے ملک کی شان
ہی + علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن کرنے سے میری شہرت ہوگی ہمکو
یہ اجازت نہین ہی کہ منصف کی عاجزی کرین اور بخشوالین کسواسطے کہ منصف واسطے منصفی
کے اجلاس کرتا ہی نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے منصف لوگ بروقت مقرری عہدہ کے
اسبات کی قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جس کسیکو ہم چاہین گے بے سزا

چھوڑدین گے بلکہ ازروے انصاف کے کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو اپنی رای مین گنہگار
ثابت کیا ہی تمکو اختیار ہی کہ مجکو سزا دینے مین تساہل نکرو ٭ ای صاحبون مجہ سے اسبات
کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف ملزم ہونے کے جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو
رد کردون اور تمسے اونکے بُرے ہونے کی رجوع لاؤن اب جو مین تمھاری عاجزی کرون اور یہ
کہون کہ مجھے سزا دینے سے درگذرو تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو توڑنا ہی اور اس سے
یہ ثابت ہوجائیگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون ٭ مجکو یقین
خدا کے وجود کا ہی اور اوسپر اعتبار اور بھروسا حقیقی منصفی کا رکھتا ہون ٭ پس
اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے تجویز کرو فقط ٭ اس طرح
حکیم سقراط نے نڈرجی سے کہ وہ صاف اور بیگناہ تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی
اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا کیا کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد
چاہا کرتے ہین اگر سقراط بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا
تو شاید ہی کہ رہائی ہوجاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسے منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن سقراط نے اوسکو قبول
نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہونگا تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرینگے
اس انکار نے اونکو بہت خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مرجاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا ٭
(قولہ) بہت بہتر ہی مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا کسواسطے کہ یہی میری

قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور کر سکتا ہی اور مجھ سے توقع مت کرو کہ مین
کبھی بھی طریقہ چاپلوسی اختیار کرون کسواسطے کہ بروقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو
اور بروقت لڑائی کے بہادر کو کمینے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی کی نکرنی چاہیے فقط
جب کہ ایسیلوڈورس اوسکے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج کیا تو سقراط نے کہا
کہ ای عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہی کہ کیا مین گنہگار مرتا ہون جو تو میرے واسطے اتنا
ماتم کرتا ہی اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میری دشمن میری زندگی اور اسباب اور
تندرستی مجھ سے لے سکتے ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی
دل کا جسکا عوض میرا پروردگار مجھکو ضرور دیگا کون مجھ سے چھین پا سکتا ہی ✣ جبکہ
اس نیکمرد پر فتوی مرجانے کا گذرا اور قیدخانہ مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک یہ
حکیم قید رہا اور اوسنے کچھ خیال اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون
اور شاگردون کے اس ایام تکلیف مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف مین
کرتا رہا ✣ کریطو لکھتا ہی کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت امن اور استقلال سے
سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس خداپرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو
جبکہ اوسنے جان بحق سونپی داروغہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فہمایش اس حکیم کو کی
کہ آپ یہان سے تعجیل کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا اور کہا کہ ای بے وقوف
کوئی ایسی بھی جگہ ہی کہ جہان مین موت سے بالکل بچا رہونگا اگر کوئی ایسی جگہ ہو تو مجھے
چھپا کر لے چلو مرچند اوسکو اوسکے شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے

ہرگز قبول نکیا اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا ٭

(قولہ) ای میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہی کہ خدا ہر جاے موجود ہی اور افعال انسان کو دیکھتا ہی میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جسمین برخلاف رب العالمین کی موجود ہون دلمین نہ لانی چاہیین ٭ تو خوب جانتا ہی کہ قہر انسان سے ہرگوئی بھاگ سکتا ہی لیکن جس کمبخت پر کہ اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جاسکتا ہی اب بتا کوئی گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش ہورہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تمام شاگرد اور دوست سقراط کے سوای حکیم افلاطون کے کہ بہت بیمار تھا جیل خانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہی اور پاس اوسکے اوسکی جورو زیطبی اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہی اور زیطبی اوسکی جورو بروقت دیکھنے اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب اور رنج کھاکر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی ٭

(قولہ) ای میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط میرے دوست اس دن جو کہ اخیر وقت ہی تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین ٭ سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے فنا نہوگی

اور بڑا منصف یعنی اللہ تعالی شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا ای میرے دوستو
اگر روح انسان کی فنا نہوگی تو گنہگارونکو جو کہ ہر طرحکی بُرائی کرتے ہین اور قانون
خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا اور ای عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی
تمام زندگی اوسکی بندگی اور فرمان برداری مین گذاری ہی اور اپنے نفس کو مار کر
لغو خوشیون دنیوی پر خیال نہین کیا ہی اور اوسکے احکام بجا لانے مین ایک قدم باہر
نہ رکھا ہی اونکو اون کی محنتون کیواسطے کون انعام دیگا اگر روح انسان فنا ہی تو کون
نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب ای میرے پیارو تم اس بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان
فنا نہوگی اور بد آدمی اپنے کاربد کی سزا پاوینگے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا
خدا بخشیگا اور جو نیک خدا پرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین بر آوینگی
اب تمکو یہ لازم ہی کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور خیال کرو کہ جو نیک ہین
وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے کیسی کیسی اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام
حوادث دنیوی سے محفوظ ہین اور اونکا دل تر ہی ✣ بعد ازان کریطو نے پوچھا کہ آپ
بتائیے کہ آپ کے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اوسنے جواب دیا کہ ای کریطو
خدا نگہبان ہی وہ چاہیگا جسطرح مدارات کریگا بعد ازان پھر کریطو نے پوچھا کہ
آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کرین ✣ جواب دیا کہ ای عزیز و میری روح دربار پروردگار مین
درجہ خدمتی کا پاویگی یہ جسم جو کہ اصل مین خاک ہی چاہو جسطرح خاک مین ملا دینا ✣
بعد ازان اوسکے تینون لڑکے اوسکے سامنے لائے گئے جنمین سے دو بہت

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کر کر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر ہوئے اور کہا
کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اس جگہ کے آپہونچا فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا
لے آؤ اور بہت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا
اور جب اوسنے سب زہر نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے
رنج کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض نہو سکے اور بے
تحاشہ آہ وزاری و نالہ و فریاد کرنے لگے ایپولو ڈورس نے اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضر
تھے اونکے دل پر نہایت اثر ہوا لیکن خدا پرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز
کیے گیا اور اوسوقت یہ کلام کیے ؛
(قولہ) اے عزیزون تمکو کیا ہو گیا اور تمھاری نیکی کہان گئی میںنے عورتون کو صرف اسلیے
یہان سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز رہین میں تمھاری عاجزی کرتا ہون کہ
تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے دلمین جگہ دو ؛ اس کلام نے اونکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ
مین ادھر اودھر چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی کرنے لگا اور
اخیر کار بیخبر ہو گیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے گلگشت روضہ رضوان کے
پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریطو نے اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کر دین
اسطرح پر یہ نہایت سوداب اور فاضل اور حکیم اور خدا پرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات
پائی افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے بے رونے کے نہین

رہا جاتا ہی ۔ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام مگارہ مین اقلیدس کے گھر دشمنون سقراط
سے خوف کھاکر چلے گئے ۔ یوریپیدس نے باشندگان شہر اسنیہ کو نہایت لعنت ملامت
واسطے مارڈالنے ایسے نہایت اچھے آدمی کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے
دنون سقراط کے جبکہ اہل اسنیہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتے رہے تو اونھون نے
اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چند روز تک سوای ذکر خیر سقراط کے شہر اسنیہ مین اور کچھ نہ سُنا گیا
تمام مدرسون اور کونچون اور بازارون مین ذکر محبت انگیز سقراط بہت سُنا گیا اور باشندے
یہ کہنے لگے کہ سقراط نے ہمارے بچونکو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائے
ای افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا اب اہل شہر اسنیہ نہایت
ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط کے واسطے جواب دہی لینے بیگناہ خون کے
طلب ہوئے اور مدرسہ بند ہوگئے اور تمام کاروبار چند روز کیواسطے معطل رہا ہی اور ملیطس
جسنے سقراط کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم
ثابت کیا تھا جلاوطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہی کہ اگر کوئی اونمین سے باقی بھی رہے
تو اونسے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے لگے اور جس حمام مین وہ
نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہولیتا نہانے نجاتا حتی کہ یہان تک
اون لوگون نے اپنے تئین خود مارڈالا اب باشندے اہل اسنیہ کے صرف اسی بات سے
کہ سقراط کے الزام لگانے والون سے عوض لین راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا
اور ایک شوالہ بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہی

شبیہ حکیم سقراط



حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا اثینہ اسنیہ کا تھا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہی اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ مین چار سو تیس ۴۳۰ برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کو دیس کے آخیر بادشاہ اسنیہ کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی و ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنی چندروز مین سیکھ لیا جب افلاطون کی بیس برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوپر عمل کرتا سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسے زبردستی الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے اپنے اوستاد کے بچاو مین کچھ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے نہ دیا ٭ واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھاے اور مختلف ملکون مین جاکر وہانکے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی اور اون سے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اونسے اس پرانے حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھ علم ہندسہ اور علم ہیئت مین حاصل کیا ٭ بعد ازان

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش پرستونکا تھا اوسکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا تاکہ اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاے لیکن ازبسکہ اون دنون مین ملکون شرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہورہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل مین نہین لاسکا بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور شہر آسینہ مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسئلون اور علوم حکمیہ کو سکھانا شروع کیا یہ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے مدرسہ کے دروازہ پر لکھہ کر لگادیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر امیرون اور بڑے آدمیون کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پایا کرتے تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف لے گیا لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوبگوی شخص ہووے پھر بھی اوسکا حسد بغض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہورہتا بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین ایسی ہین کہ وے ایک دوسرے پر موقوف نہین اور اون شی عالم مین بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے

وہ ہی جس سے ہر شی بنی ہوئی ہی اور اوسکا نام مادہ ہی اور دوسری وہ ہی جسنے ہر شی
عالم مین بنائی ہی اور وہ خدا ہی افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالی نے عالم کو اوس مادہ
سے بنایا ہی جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود تھا اور مادہ کے وہ یہہ
تعریف کرتا ہی کہ مادہ وہ شی ہی کہ اوس مین کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہی
لیکن کوئی شکل یا صفت کی حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہی پس موافق
اس حکیم کے عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو
مصالح سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہی اور خدا کو کاریگر سے جس نے یہ عمارت
کھڑی کی ہی اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا یہ تھا کہ مادہ ہمیشہ سے ہی جیسے کہ
خدا تعالی ہمیشہ سے ہی اور خدا نے اوسے نہین پیدا کیا ہی ✣ افلاطون ذات
خدا تعالی کی تعریف یون کرتا ہی کہ وہ عقل اعظم ہی اور غیر مادی ہی اور نہ اوس کا
شروع ہی اور نہ انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین
اور اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہی ✣ ایسے ایسے قول ہین اس حکیم یونانی کے
کہ وہ اتنا مشہور ہی کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر دہلی مین بچہ بچہ جانتا ہی ویسا ہی شہر
لندن مین اور بخارا مین وہ جانا گیا ہی بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر
کرتا رہتا تھا وہ بوڑھاپہ تک صحیح و سالم رہا اور اوسکے اعضاء درست رہے اور
اوس نے سیوان حاصل کیا ✣ اور بعد ازان اوسنے وفات پائی
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہی ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

شبیہ حکیم افلاطون



حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین ضلع مقدونیہ
مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے باپ اس حکیم کا طبابت
کرتا تھا ارسطو کے ماباپ اوسکو طفولیت مین چھوڑ کر مر گئے اور اس سبب سے عمر اوائل کو
لہو ولعب مین صرف کیا اور جبکہ جو کچھ مال واسباب اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج
مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا پس اس علاقہ کو چھوڑ کر
شہر اسنیہ مین کہ دار الخلافہ یونان کا ہے آیا اور حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے
شاگردی افلاطون کی اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے
اوسنے ۲۰ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
تھے اون سب سے وہ شرف لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر رومی
کے نے شہرت ارسطو کی سُنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے اتالیق بنایا آٹھ برس کے
عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق
اور اور فروع علم کے اس سبب سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے
فیلقوس اوسکی بہت خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانو مین لگا دیا
اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا
چودہ برس تک ارسطو شہر اسنیہ مین رہا اور جو جو کتابین اور اشیاء واسطے تحقیقات علوم

حکمیہ کے ضرور تھین اونھین بہم پہونچا کر دریافت کرنے مسائل حکمیہ کے مین مصروف رہا
بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت اوسکی شان اور شوکت کی
تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام ہوا کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات
کرتا تھا جب سکندر مرگیا تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور بکارون کے شہر اسنیہ کو چھوڑ کر بھاگ
گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندے شہر اسنیہ کے پھر وہ گناہ کرین
جو اونھون نے سقراط کے مارڈالنے مین کیا تھا بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی
علاوہ رسالون کے حکمت مین ارسطو نے قریب ۴۰ رسالون کے شاعری بیان و فصاحت
و بلاغت مین اور قوانین مین اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین کبھی مشہور نہ کریو
اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو دیے کتابین سپرد کین اور اس شخص
نے اونھین ایک جاے زمین مین دفن کیا بخوف بادشاہ ملک پرگیمس کے کہ جو انکی
تلاش مین بہت تھا اور ارسطو سے یے کتابین ۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہین
بعد چند مدت کے ایک امیر اسنیہ کے نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک
بڑا سردار رومیہ کبری کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابونکو لیا اور اسوقت
سے رواج حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات پر
بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً ابو علی سینا اور اور حکیمون فرنگستان کے
نے اور جو سکلے غلط ہین اونمین بھی باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین +

حال ارسطو طالیس

انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہی اسیواسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا
ہرچند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دل کو
ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہوکر ۳۶۱ پیشتر سنہ عیسوی کو مرگیا
اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی سب بباعث گذرنے زمانہ
قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہین فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے واقع
ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ
کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے بھی نکلا ہی اور اس مین شک نہین کسواسطے کہ گو یہ بات
صحیح ہی کہ کچھ نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین
لیکن بے حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین پائی جاتی ہی
لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور اسکی تحقیقات مین نہایت ہی
کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے عہد اس
حکیم کے سے طبابت ایک علحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن از انسکہ یہ علم
علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین علم حکمت مین کہکہ یہ مشہور کردیا
کہ اونھین بقراط نے تصنیف کیا ہی تاکہ اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدر دانی

کرین اور اونھین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے بہت مشکل
پڑتا ہی کہ آیا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہی حقیقت مین اوسکی کہی ہوئی ہی یا نہین
اوسکی شہرت ملک یونان مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن وہ وہان نہین گیا اور
سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا کہ وبا مذکور شہر اسنیہ مین بھی آئے گی پس واسطے
دفع اس وبا کے اوسنے بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین ایتھنز مین
حکیم تھا سواے اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے مختلف فروع علوم
مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ مین ایک بڑا حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونانیز
موجود تھا اور اس نے بہت کچھ درباب مسئلہ خلا اور اجزاے مادی کے لکھا ہی دیمقراطیس
اسقدر مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا وہان کے لوگ
یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہوگیا چنانچہ اونھون نے حکیم بقراط کو کہ اوس زمانہ مین
بادشاہ طبیبونکا تھا اس بات سے مطلع کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے
طلب کیا پس یہ وہان گیا اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم اور
حکمت سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسیواسطے بعض
مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اوس شہر کے آدمیون سے جہان
دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس
شہر کے ہین سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے مین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہی اور چونکہ ان دنونمین بقراط
کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے اوسے طلب کیا اور بموجب
اس طلب کے حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہیں ہی
بلکہ عشق کی بیماری ہی اور یہ بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادے کا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا اسکندر
رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہوگیا بقراط نے بیماریون کی
بہت ہی تحقیقات کی ہی اوسکی راے مین دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے
چنانچہ اوسنے کئی کتابین درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور
شخصون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور شرح سے حال علامات
بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے وہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم
کی راے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شی طبع ہی کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کے یا کسی علاج کے
بیماریون کی تدارک مین کوشش بلیغ کرتی ہی اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہی کہ بہت سے ایسے
قوا ے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین اور جو طبع حیوانی چاہتی
ہی وہ کام بجا لاتی ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین
ایکبار بقراط کہتا ہی کہ طبع وہ شی ہی کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہی اور
بڑھتا ہی اور طبع اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہی کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین برے ہین
اونکے اچھے جزون سے علیحدہ کرتی ہی اور برے بُرے کو جسم مین سے خارج کرتی ہی

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہی اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو پچاس سال اور اور بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہی اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین + + + + + + + + + +

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکما اور فاضلون کے سے آدمیونکو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہی جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہی کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہوجائین اور اسبات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکما کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھینگے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا + یہ حکیم بوعلی سینا ہی کہ حکما عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہی پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کرلی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس باب مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ کتاب مشکل اور پیچیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہوگیا اس عہد مین ایک شخص نامے

ابو عبداللہ رہنے والا شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا اور اس شخص کی بڑی شہرت تھی بوعلی سینا نے اس فاضل کی شاگردی اختیار کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد کر سونے مین نہین ہوسکتا ہے اور اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور چند روز مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کرلیا وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چھ اول شکلین اقلیدس کی پڑھکے اوسنے اخیر شکل تک معلوم کرلی اور سارے اقلیدس کو اپنے حافظہ مین رکھلیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے فن کچھ فائدہ نہین دیتا تو وہ بیمارون کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا خوب علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین تحصیل کرلین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کرلین تحصیل علوم مین وہ اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جسوقت اوسپر نیند غلبہ کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار ہوکر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی اوس وقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مندرج ہون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلدون مین کہنڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی تھی تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ اوقت بیمار ہونیکے اوسکے ہاتھ سے

علاج

علاج اونکا کیا جاے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت مغرور کا نامہ بنام والی خوارزم
کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بوعلی سینا کو ہمارے پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور
عالم ہوتے ہین اونکو کسی طرح کی پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین
اور اونکو ذرا سا بھی غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے
بوعلی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین نلایا اور والی خوارزم
کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا
علاج کیا لاکن فائدہ نہوا جب بوعلی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً
معلوم کر لیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کر سکتا تھا جب یہ بات
معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانون محل کا نام شاہزادہ کے
آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا
تیز معلوم ہوئی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہے
اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ کے آگے بیان کیا گیا
تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے
لگی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بوعلی سینا نے
کہا کہ سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کر سکتا ہے یہی بات عمل مین آئی
اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہو گیا اور والی جارجیا نے اس کمالیت پر حکیم کو بہت
انعام اکرام بخشا یہان سے بوعلی سینا ایک اور بادشاہ جو خاندان بویہ مین سے تھا

گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہان تک خوش ہوا کہ اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبہ عالی کو اوسنے چندروز ہی رکھا کیونکہ اسقدر عیش وعشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ اوس سے جاتا رہا اور اوسکا آقا اوس سے خفا ہوگیا

ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے یہ کہتا ہی کہ گو بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوسکے درست نہوے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ بدپرہیزی بُری ہوتی ہی فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شی ہین اور جسوقت کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرح کا غصہ اور افسوس آتا ہی غصہ تو اسواسطے کہ گویہ شخص بُرائی ایک شی کی سے آگاہ ہی پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہی اور افسوس اسواسطے کہ ایسے فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف کرنیکو دل چاہے ایسی بُری باتین بھی پائی جائین جو جاہلون مین بھی کم ہوتی ہین

القصہ بسبب بہت سی بدپرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک بیماری سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے وہ ۳۶ھ عیسوی مین بیچ عمر اٹھاون برس کے مقام ہمدان مین مرگیا

بوعلی سینا نے اتنی کتابین علوم مختلفہ مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جا لکھین تو اس مین اونکے واسطے اتنی جا ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جا باقی نرہیگی اور اسیواسطے اس جا ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق اور طبابت اور مابعد الطبیعات اور الہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ مین لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایک دن مین پچاس صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ بھی کاوش نہین معلوم ہوتی تھی

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہی بہت سی باتین عجیب و غریب در باب حالات اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم عباسینا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہی کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داود کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہی کہ اکثر کتب انگریز کو جو مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ پیدائش و وفات اور جای مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہی کہ کوئی تاریخ کسی باب مین در باب اس فاضل کے نہین لکھی

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد اشیا شرقی قسطنطنیہ سے ہی پیشوا طبیبون کا ہی اپنے زمانہ مین تصنیف کرنیوالا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہی اور جالینوس نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سو تالیف سے ہی اسنے بہت شہرون کا سفر کیا ایک اونمین سے مصر قبرص کیوس ہی جہان کہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ روم مین

دوبارہ گیا اور انطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور تمام علوم ریاضی مین
ستر برس کی عمر مین فایق ہوا اور اوسپر کسی نے علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین
ستر مقالہ کی اوسنے کتاب تالیف کی ہی اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوسسے
دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مرگیا * تمام جالینوس کے
کتاب اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہی * کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
* کتاب الصناعۃ یعنی کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب نبض کے حال مین
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب اخلوقن الثانی واسطے شفاء مرضون کے نقل کیے
حنین نے دو مقالہ * کتاب المقالات الخمس نقل کیا حنین نے تشریح مین * کتاب اسطقسات یعنی اصول
کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ * کتاب طبیعت کے
قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے * کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھ مقالے
پہچان باطنی علتون کی نقل کیے حنین نے چھ مقالے * کتاب بڑی نبض کی نقل کیے حنین نے
سولہ مقالے * اور وہ چار قسم کی ہی اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ عربی مین * کتاب
پتونکی نقل کیے حنین نے دو مقالے * کتاب بحران کی دنون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے *
کتاب حیلۃ البرء وہ مقالے نقل کیا اونکو جبیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھ مقالے
اول کے اور آٹھ مقالے آخر کے محمد بن موسی نے * کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کی نقل
جبیش نے چھ مقالے * کتاب التشریح الکبیر کے پچاس مقالے نقل کیے جبیش نے * کتاب اختلاف
التشریح کی نقل کیے جبیش نے دو مقالے * کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جبیش نے

ایک مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے ✤ کتاب بقراط کی
علم تشریح مین نقل کیے جیش نے پانچ مقالے ✤ کتاب ارسطو کے علم کی تشریح مین نقل
کیے جیش نے تین مقالہ ✤ کتاب تشریح رحم کی نقل کیا جیش نے ایک مقالہ عربی مین ✤
کتاب سینہ اور پھیپڑہ کے حرکات مین نقل کیا اصطفن ابن باسل نے عربی مین اور اصلاح
حنین کی تین مقالون پر ہے ✤ کتاب تنفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین
کی دو مقالون پر ہے ✤ کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر ہے ✤ کتاب آواز کی نقل کیے حنین نے عربی مین چار مقالے ✤
کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا جیش نے ایک مقالہ ✤ کتاب حرکت مجہولہ کی
نقل کیا جیش نے عربی مین ایک مقالہ ✤ کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ ✤ کتاب بقراط اور افلاطون کی رایون کی نقل
کیے جیش نے دس مقالہ ✤ کتاب اعضاء کی فواید کی نقل کیے جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین
نے سترہ مقالے ✤ کتاب بدن کی تازگی کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ✤ کتاب افضل الہیات
نقل کیا حنین نے سریانی اور عربی مین ایک مقالہ ✤ کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ ✤ کتاب پرسی شکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا ✤ کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے ✤ کتاب ورمونکی ابراہیم ابن الصلت نے اسکے
ایک مقالے کا ترجمہ کیا ✤ کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے ✤ کتاب ستوانسنے بچہ پیدا ہونیکی
حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا ✤ کتاب خلط سوداء کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ نقل کیا

کتاب رد الفض نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب تقدمۃ المعرفت نقل کیا عیسی ابن یحیی
نے ایک مقالہ کتاب لاعزی یعنی دبلے ہونے کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک
مقالہ + کتاب فصد کی حال مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ ثابت
اصطفن نے + کتاب بیجہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی
اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب اعضاء کے
قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب بقراط کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا
حنین نے ایک مقالہ + کتاب ادویات کے جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے
دو مقالے + کتاب باضمہ جگر کی بیان مین نقل کیا ثابت اور سلمی اور جیش نے عربی مین ایک
مقالہ + کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے جیش الاعسم نے سترہ مقالے + کتاب الترياق
الی فیثر نقل کیا یحیی بن بطریق نے ایک مقالہ + کتاب اس باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے
نقل کیا حنین نے + کتاب محنت کشتی کے ساتھ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا جیش نے ایک مقالہ +
کتاب بقراط کی کتب صحیحہ کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب محنت
طبیب کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب رایا کی عقاید کی نقل کیا ثابت نے ایک مقالہ +
کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچھ موجود ہی + کتاب تعریف المرعیوبۃ ترجمہ توما کا
اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ پر + کتاب اخلاق یعنی عادات کی نقل کیے جیش نے
چار مقالے + کتاب اوسکی جو ذکر کیا ہی افلاطون نے طیماوس مین اوسمین سے بیس
مقالے موجود ہین نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہی + کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب
اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل کیا جبیش نے
ایک مقالہ اور سینے دیکھا ہی جالینوس کی کتاب المقصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور
ہی اور یہ کتاب بڑی ہی رسالہ سے اوسکو بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین
اور اوسکو درست کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا
صنعت اور علاج مین طبیب پر واجب ہی فقط

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے نسبت پہلے حضرت عیسی کے مواہی اور
مانند زردشت اور حضرت موسی کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا
ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک کہ وہان کے لوگ اوسکے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہین لیکن
چونکہ اوسوقت مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ
کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگون کو علم اخلاق کی نصیحت
دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص سبب اپنی نیکی اور
اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہی اکثر فرقہ مذہب کے
موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین
مین بھی موجود ہین اوسکے عقاید مذہب کے یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فانی نہوگی

اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص جو اچھی روح ہین اونکی عیادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزون کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہی اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شی ہی اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہی اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی اور شک پڑتا ہی کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اون مین مدد ہوئی ہی + + +

شخص یونانی ملا اور اوس سے کہا کہ ای عزیز تو غمگین کیون ہی مینے بھی تیری تقریر سُنی تھی وہ
بہت خوب تھی لیکن تجہ مین صرف یہ عیب ہی کہ تو سامنے مجلس کے گھبرا جاتا ہی اور ڈر جاتا ہی
یہ سنکر دمستہنیز کو پھر ذرا دلاسا ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر کی لیکن پھر بھی اوسکا
کلام لوگون کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر چلا اور راہ مین ایک اور شخص جو اوسکا
دوست تھا ملا اسنے اوسکی بڑی تشفی کی اور دمستہنیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب
کے اسیوقت مجھے پڑہکر سنا دے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے دوست
نے بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے ادا کیے کہ دمستہنیز پر اونکے
سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا یقین کلی ہوگیا کہ سوائے دلایل اور خوبی
عبارت کے ادا کرنا یعنی بولنا کسی عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور
مشکل ہی پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست کلام اور متوقف
حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑہنے کے کوشش کی یعنی اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو
کے وہ حرکات جسمی یعنی ہات پاونکی حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہی کیا کرتا تھا اوسنے ایک
تہ خانہ زیر زمین بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا اور مشق تحصیل فصاحت
کلام مین نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام دنیوی باتونکو چھوڑ دیا
آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور وہ نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکے کہ
فصاحت ایک طرح کا جادو ہی وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر
ہوتا تھا جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دستمہ نیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت سے برخلاف
فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس سے برہم ہوگئی اور اوسکی اطاعت سے
انحراف کیا اور فیلقوس نے بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی
دیکھا چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کر لیا
لوگ اوس سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہو دستمہ نیز کسیکے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلقوس نے فرشتہ تمام
یونان کو فتح کر لیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی اوسمین شجاعت بھی
ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسے کہ اہل یونان نے اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ
کرادی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی ہے

* ΕΙ ΠΕΡΙ ΟΝ ΗΝ ΡΩΜΗ ΚΑΙ ΤΥΧΗ ΑΜΑΧΟΙ ΗΛΘΟΜΕΝ ΕΙΣ ΕΛΛΑΔΑ

ΟΥΚ ΟΤΑΝ ΕΛΛΗΝΩΝ ΗΡΞΕΝ ΑΡΗΣ ΜΑΧΕΣΩΝ.

اور اسکے معنی یہ ہین * ای دستمہ نیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری عقلمندی اور
لیاقتون کی ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ یونان پر قابض اور حکمران نہوتے * بعد فیلقوس کے
سکندر بادشاہ ہوا اوسوقت دستمہ نیز نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری
شاہ مقدونیہ سے برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر کے روبرو اوسی فصیح
پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونانیون نے اوسے بصلاح دستمہ نیز کے
ایک تاج موتیونکا دیا اور بعد وفات سکندر کے شاہ ایطی یا طرا اوسکا جانشین ہوا اوسوقت
بسبب فصاحت کلام کے دستمہ نیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے منحرف کیا لیکن انطی پاطرنی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستہ نیز کو قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستہ نیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زبردستی سے ہلاک کیا ٭ اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت اور مشقت سی باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل باتین کرسکتا ہی اوسکو چاہیے کہ دستہ نیز کا حال ملاحظہ کرے اس شخص مین سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عیب اور تھے وہ بعض الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت ڈر جاتا تھا اور جبیر اوسنے استقلال سے محنت کرکر یہ عیب اپنے دور کیے اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے ٭ تصویر اسکی بھی بسبب قلت جاہ کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہی

حال مسمر وفصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہی کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہی کہ دنیا مین بڑے بڑے بزرگ خدا کے بندونمین سے گذرے ہین واضح ہو کہ مسمر وفصیح رومیہ کبری کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص عالی خاندان تھا اور ابتدا عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبالمند ہونا نمایان تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس مطلب کیواسطے اوسنے بڑے قانون دانون مسمی مولو اور فلوسی قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسنے

شبیہ دمسنہ تیز



ایک ملازم شخص کو جو کہ غلام سلاح کا تھا اور یہ شخص اندنونمین رومیہ کبری مین بڑا اختیار والا
تھا صرف اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا دیا لیکن اس باعث سے سلاح
اوسکا دشمن ہوگیا اور اس باعث سے سسر وخوف کھاکر اپنے وطن کو چھوڑکر یونان کو
چلاگیا اور وہان اوسکو اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت مین
جو کہ بڑے بڑے فاضل آدمی یونان مین تھے اون سے اوسنے کمال محنت اور شقت سے
علم حاصل کیا اور بعدازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے اپنی لیاقت سے
علاقہ جلیا کو استرشپ کا بیچ جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا اور وہان ایسے ایسے کام کیے
کہ رعایا کے نزدیک ہردل عزیز ہوگیا اور بعدازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا
(واضح ہو کہ یہ نہایت بڑا علاقہ ہی) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیطلی لاطن کے
اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بسبب اپنی فصاحت کلام کی اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ
کی لیکن بباعث اوسکے دور ہوجانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑدیا اور
بلیس کلا دیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہوگیا اور اوسکو ایک
دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلینیس کے ساتھ تھسل لونیکا کو چلاگیا لیکن
بعد اوسکے چلے جانے کے رومی نادم ہوے اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو
نے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے عوض دیا اندنون مین قیصر اول رومیہ کبرے
اور پومپی اوسکے رقیب مین بڑا جھگڑا ہوا تھا سسر وفی پومپی کی طرفداری کی لیکن
جب کہ مقام فارسیلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سسر وقیصر سے

شامل ہوگیا اور تا وقت مرنے قیصر کے وہ اسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر زندہ کیری
مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے آغوسطس شہنشاہ کا ساتھ
دیا اور اپنی فصاحت سے کلام انطونی کے برخلاف کرنے شروع کیے اور انطونی نے اس
خوف سے شہنشاہ اغوسطس سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو تسکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا کیا لیکن اتنے مین اوسکی
دشمن کی فوج نے بسرداری پوپی لس لیٹر کے جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس
فوج کی سرداری مین وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑایا
تھا سسرو مقام اپی نم مین ۱۰۶ سنہ پہلے پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور جو شخص برس
پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا
نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے
انجام دیتا تھا اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رولاتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہے اغوسطس شہنشاہ رومہ
کبری کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنون سے اور اپنی تمام ملک سے محبت رکھتا تھا
اور اوسکی کتابین تصنیف کی ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور
بڑے بڑے فاضل اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اوسکے
خاص کلامون کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط ✣
تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

شبیہ سرور فصیح



حال پرقلص فصیح یونان کا

پرقلص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہی سنہ ۹۹ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت و بلاغت کلام کی اوسنے تمام یونان پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان یونان مسمی انگزغورس اور افلاطون اور دنیو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور اونسے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا جادو ہی اوسکو کسیطرح حاصل کرنا پر ضرور ہی کیونکہ اوسکے باعث سے انسان جا ہے جو کچھ حاصل کر سکتا ہی اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزارون برس سے اب تک نام اوسکا روشن ہی اور صاحب علم اوسکے کلام اور حالات سن سن کر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست مین پاتا چلا اور بسبب خوش تقریری اور شیرین زبانی کے رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض و متصرف ہوگیا گویا کہ قریب قریب شاہ یونان کا ہوگیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کے وہ شجاع بھی پرلے درجہ کا تھا اپنے ملک کیواسطے سیکڑون جا بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخر کو سنہ ۹۹ پیشتر عیسی کے تماشہ گاہ دنیا سے غائب ہوگیا ہو تصویر اوسکی مندرج کی جاتی ہے فقط

پرقلص

شبیہ پرقلص



بیان حکیم طہیلس کا

طہیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہی اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان کا لکھتے ہین اور زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذرے ہین اونمین سے طہیلس بھی تھا اوائل عمر مین وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہانکے فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم مین شہرۂ آفاق ہوگیا اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کرکے کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی پہلے اسنے بتلایا تھا کہ فلانے دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیئت مین بہت باتین ایجاد کین اوسنے نسبت قطر آفتاب اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کے بناتا ہی دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھ سے انعام بعوض اس عمدہ تحقیقات کے مانگیے اوسنے جواب دیا کہ مجکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میرے نام سے یہ بات مشہور ہوجاے کہ اس امر کی تحقیقات طہیلس نے کی ہی اس حکیم نے بیان کیا کہ پانی وہ جز ہی جو کہ تمام چیزون دنیا مین شامل ہی اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان کے جانتا ہی وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہی کہ یہ بات بڑی مشکل ہی کہ انسان اپنے تئین جان لے کہ میں کیا ہون اور نصیحت کرنا اور دنکا بہت سہل ہی لیکن اون پر عمل کرنا مشکل جو کہ پر ضرور ہی اور اپنی خواہشون کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہی انسان کو لازم ہی کہ اور دنکی جو خطا دیکھے اور وہ اپنے مین پاوے اوسے دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سوای اس حکیم کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو امکیدرفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید نہ پہونچا بعد اوسکے ۵۴۸ برس پیشتر عیسی کے مرگیا ہ تصویر اسکی درج ہوتی ہے

طہیلس

شبیہ حکیم طیلس



ذکر حکیم طمیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہی یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ * کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین پر ابر وقت کی نہین ہی اور جو اپنے وقت کو ضایع کرتا ہی وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ نوے برس سی زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ پیشتر عیسی کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کی ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکی ہات نہین لگین * تصویر اوسکی بھی دوسری صفحہ مین درج ہوتی ہی

ذکر حکیم فیثا غورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان یونان کے حال فیثا غورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب و زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کے جو کہ یونان مین ہی بیچ سنہ ۵۹۰ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سی وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کے گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکمای متبحر سی تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیہ طیموقراطس



اور علم ہئیت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا اوسکے آنے سے
لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون اپنے ملک کو شوق علم کا بڑھایا چند روز
بعد اوسکی دانائی اور علم کی اتنی شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کی لوگ
دور و دراز کا سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثا غورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوس طرف کی اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم اوسکی ملازمت سے
کچھ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام ملک کے صلاحین لین اوسنے خود مدرسہ واسطے
تربیت لڑکون کی بنایا تھا نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکی مدرسہ
مین چار سو شاگرد تھے اور ہر طرح کا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر کی لکیر سمجھتے تھے
فیثا غورس کے مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور
فاضل اور بڑے بڑے واضع قوانین گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزرائے شاہان
نامدار اوس دیار کے ہوئے ہین رومی فیثا غورس کو بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثا غورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا قولہ اے عزیز دنیا چند روز ہی کیکو
یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہی وہ ضرور چلا جائیگا جب نے ثبات دنیا کی ثابت ہی
تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم نہین ہی لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو ضرور
لڑنا چاہیے اور اونسے عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دلمین جڑ نہ پکڑین اور میرے
پیارون شاگردو پانچ چیزین یہ ہین فقط .....

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور دلکو جوہر علم و عقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہی اسکے خلاف انسان مدام رہے ہے +

(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین جو خلل اندازِ تندرستی ہو +

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین +

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبون رہے +

(۵) پنجم ہر طرح کی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی و زنا کاری و دغا بازی و بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے +

اس حکیم نے بہت کچھ در باب نصایح اور اپنی رای کی لکھا ہی لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جاے کہان جو اونکو مشروحاً اور مفصلاً لکھکر یا یہ افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم و نثر مین تصنیف کین ایک کتاب نظم مین جسکو فیثا غورس کی طلائی نظم کہتے ہین بہت عمدہ کتابونمین سے ہی اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثا غورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھ و سنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار و بحث در باب علم اور نصیحت کی باتون کو رہی ہے فاضل اسّی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا شوالہ بنوا دیا اور فیثا غورس کو ایک دیوتا نہین بلکہ تصویر کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اور حکمایان

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات تو سب پر واضح اور روشن ہی کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور اونھین کے باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہی فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہی اور ہر بات کی طرف رجوع ہوے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمون کے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے جنکو متنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو متنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہی ان تینون جمعون یعنی فرقون حکما کا آگے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہون

فرقہ حکماے یونانی موسوم بہ متنفر العیش

معنی متنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہی کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہان تک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی میانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے دیکھنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائیگا

یہ حکیم قریب ۳۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے یونان مین موجود تھا وہ نہایت سختی اپنے
نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ عیش و تن خوشی کامل کا ہی یعنی جو عیش
کرتا ہی اوسکو خوشی دایما حاصل نہین ہوسکتی ہی ایک دفعہ یہ حکیم راستہ مین چلا جاتا تھا
کہ ایک لڑکا اوسے ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر
حکیم دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کے پاس لے گیا اور اونکو
سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت سے بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو
اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی رای خلقت کی رای سے کسقدر خلاف ہی دعوت مین جانا
ایک بہت اچھی بات اکثر آدمیون کے نزدیک ہی خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت
مین جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم کے بدل کا مشہور ہی جب
شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام مین بادشاہ
یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی
کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہی اتفاقاً
سکندر اسطرح اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہوگیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
دیوجانس کچھ نہ بولا آخیر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کرکے یہ کہا کہ ای حکیم تو مجھ سے
کچھ درخواست کر اور مجھ سے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ
میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے ہٹ جائے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے
کہ سکندر سا بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھ سے کچھ طلب کر اور اوسے صرف جواب یا

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا
اور از بسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام
خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسیکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین
اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بدمزاجی اور ناملنساری اور علیحدگی
اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین ۔ اس فرقہ کے حکما اور اونکے
معتقدون کو زبان یونانی مین سنک یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے
اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہی کیونکہ اسطے کہ اس قسم کے
حکما کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایپی
حکیم بہت مشہور گذرا ہی جسکا نام سینکا ہی یہ نیرو شہنشاہ روم کا استاد تھا اوسکی
شکل سے معلوم ہوجاے گا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے
ہین ۔ چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے فقط

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ متنفر الرنج

متنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند
اس فرقہ کو زبان یونانی مین ۔ اپیکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل
تھے کیونکہ اسطے کہ قاعدہ جہان کا ہی کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہی اس فرقہ کے حکما کا مقولہ
تھا کہ سرور کامل اور دایمہ عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہی اونکے قول کے موافق آدمی کو

شبیہ حکیم سینیکا



دور اندیشی اور فکر کرنا واہیات ہی جو لحظہ گذرتا ہی اوسے عیش وعشرت مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکیورس گذرا ہی جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ کیا ✣ یہ حکیم غور جتم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن کی مشہور ہی اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ پیشتر عیسوی کے مرگیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو نہ پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا یونان مین گذرا ہی کہ وہ رنج وراحت دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمانہ تو عیش وعشرت سے حاصل ہوتی ہی اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین ہی کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج ✣ اگر انسان دولتمند ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی برابر ہی علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج وراحت کوئی شی نہ تھی حقیقت یہ ہی کہ ایسا ہوجانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو راحت نہایت ایک امر مشکل ہی لیکن یہ تو کچھ اللہ تعالی نے یونان ہی کے آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو یہ شخص جزیرۂ سائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جو کہ یونان مین ہی تباہ ہوگیا اور زینو ایک کتاب فروش کے
گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زنوفن کو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوا اور اوسکی دلمین کمال
شوق پیدا ہوا کہ کسیطرح علوم وفنون حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل
مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ
شہر اسنیہ مین بنایا اور لوگونکو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگونکو سکھایا کہ اپنے نفس
کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت کمبختی مین مدد کرنا پر ضرور ہی اور لڑکون کی عیش و
عشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا نازیبا اور واہیات ہی ۔ اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل
کرنی چاہیے اور اوس مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہی کہ کوئی کمبختی اگر عاید حال ہو تو کچھ رنج نہو اور
بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلا رنج وکدورت دل پر اثر نکرے اور کوئی خوشی کی بات ہو
تو بھی کچھ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذرا سی دنیوی خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال
مین مصروف ہوگئے زینو کا قول تھا کہ اللہ جل شانہ نے دو کان اور ایک منہ عنایت
کیا ہی انسان کو چاہیے کہ سنے بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے
اور خود بہت سا بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوائے اوسکے
اور کسیکو اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط
غرض کہ اس مقام مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ
حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہی کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہی انکی حکمت مین
موجود تھی ۔ گو ہمکو وہ رتبہ کہان حاصل ہے فقط

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتاے زمان باشندہ شہر سرکیوز کا جو کہ جزیرہ صقلیہ مین واقع ہی تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہی ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہی وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علومین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہی اوسنے علم جر ثقیل کے وسیلہ سے مصر مین جاکر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ ہی اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جنسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکین ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہی کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جر ثقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا لون بلکہ اگر مجکو کہین بیٹھنے کو جگہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھا اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اوسکو اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو بآسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنی نمونہ علم جر ثقیل کا ہی بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

وآفرین کی اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہی اور اس علم مین بڑی ترقی کی ہی اور اب یہ علم صاحبان انگریز کی وسیلہ سی ہندوستان کی مدارس مین سکھایا جاتا ہی
ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہی کہ ہیرو بادشاہ سریکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا
جب وہ طیار ہوکر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونی مین
کچھ غبن نہین ہوا ہی یعنی وہ تاج پورا اوتراگر بادشاہ کے دلمین یہ شک گذرا کہ شاید کاریگر
نے سونے مین کچھ کھوٹ ملایا ہو اسواسطے حضور نے چاہا کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے
تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے
حکیم ارشمیدس کو طلب کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کی مدت تک تفکر رہا
آخر کو ایکروز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو ایک قاعدہ یکایک
سوجھا اوسنے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا
منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت
سونے خالص کے پانی مین ہلکا ہی یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنی سی گھٹتا ہی اوس سے زیادہ
تاج گھٹ جاتا ہی اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا کہ ضرور تاج مین کچھ کھوٹ ملا ہوا ہی
اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس تاج کو پگلواکے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے
حکیم موصوف کی بہت تحسین اور آفرین ہوئی اور موجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین
واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دو مات کے یہ مسئلہ بھی درج ہوا ۔ ارشمیدس کے شہر سریکیوز
کو رومیون نے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہ نے بہت دق ہوکر

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلیں ایجاد کین کہ رومیونکو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہازون رومیونکو جلا دیا غرض کہ رومیون کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخرکار رومیون نے شہر سری کیوز کو حملہ کرکے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دوسے ۲۱۲ بارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا .....

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا نیقیس کا اور صاحب جو بیطریا مشہور ہے یہ حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے نے اعتبار کیا پس بعضے اوسکے شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب مین بڑھائی ہین اور بعضے فایدے نکالنے والے ہوئے ہین حکماء یونان کی اپنے اپنے مدرسونکے دروازون پر لکھدیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش تہودے نہ داخل ہو اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے

اور اور تصنیفات اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات ہی کتاب المناظر ہی کتاب ترکیب آوازون کی اور سوای انکے اور کتابین ہین یعقوب بن اسحق الکندی نے یہ کہا ہی کہ اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے زمانہ کا سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی کتابونکو جو فحر وطلمیوس مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات کی حاصل ہوسکے اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کی طرف منسوب ہین داخل ہوگیا اور کتاب اوسکی جو قواعد ہندسی مین ہی اوسکو حجاج بن یوسف بن مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک ہارونی مشہور ہی۔ اور دوسری نقل کا نام مامونی ہی اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہی اور اوسکو اسحق بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی اور ابوعثمان دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے کہا ہی کہ مینے اونمین سے دسوان مقالہ موصل مین علی بن احمد العمرانی کے خزانہ مین دیکھا تھا سہ تین سو ستر مین اور شکوک اس کتاب کے ابرن نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی اور لطیف المطیف نے یہ ذکر کیا ہی کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی زبان مین دیکھا اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ کے جو لوگونکے پاس ہے اوس مین اکیسو نو شکلین ہین (تو اوسمین ۴۹ ہوئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنیکا ارادہ کیا اور یوحنا القس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین دعوی کیا ہی اور اپنی بتائی ہی مینے وہ یونانی مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہی کہ مینے اوسکو دیکھا ہی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابوحفص خراسانی

اور ابوالوفا بوجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابوالقاسم انطاقی تمام کتاب کی تفسیر کی
اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین سکے کی ہی اور دسوین کو
ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید کیواسطے کیا ہی کندی نے کتاب
اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہی کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا
اور اوس نے پندرہ مقالہ لکھی تھی جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہوگئی پھر کسی بادشاہ نے
اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکی زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے
اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر کی لیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوسمین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ
اوسکی طرف منسوب ہوگئے پھر بعد اوسکے اسطلاوس اقلیدس کی شاگرد نے دو مقالی یا تین جو چودھوان
اور پندرھوان وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونو بھی اوسنے کتاب مین ملا دیے اور یہ تمام
واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابوعلی الحسن بن الہیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہی اس کتاب کے
مصادرات کی شرح کی ہی اور اوسکی اعتراضات بھی اوسی کتاب مین مع اونکی جواب کے ہین
پھر ابوالحسن قشوری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہی کسی اندلسی کی اور اوسکا نام و اسپیے
اور اوسکا یہ قول تھا کہ یہ میری شرح بیت المقدس سنہ پانسو چالیس ۵۴۰ مین تمام ہوئی اور اقلیدس
کی تصنیف کی اور چند کتابین ہین منجملہ اونکی سوای اس کتاب کی کتاب الطاہرات ہی کتاب
اختلاف المناظر کتاب المعطیات کتاب النعم بیگانی اسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح
ہی * کتاب الفواید بیگانی اوسکی نام پر کتاب القانون کتاب ثقل اور خفت کی کتاب الکریب
بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط .....

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہی اور علم ریاضی مین پیشوا تھا شہر پلاشم مین ۱۳۰ سو تیس حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا وہ شہر سکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عیدریان تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پرلے درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور سب سے مشکل اور عمدہ کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور و معروف مجسطی کا ترجمہ زبان عربی مین بھی ہی اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہی اور بطور تبرک اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہی لیکن اچھے اچھے فاضل عربی دان اوسکو نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے ٭ اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو مین فقیر حقیر خاکسار خلائق نیازمند رامچندر مصنف ان چند اوراق کا کرتا ہی اور وہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالے بہت صاف اور عبارت سہل مین کر دیگا تا کہ ہر ایک اوسے مطالعہ کر کر استفادہ حاصل کر سکے اور اس نحیف کا ارادہ یہ بھی ہی کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کرے اگر زندگی نے وفا دی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مینے اپنے اوپر اختیار کیا ہی انجام ہوگا ٭ واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام فضلا ہر ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلیموس کے موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سب قبول کرتے تھے لیکن

بعد ازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگونکو ان علوم مین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستان مین فاضل کوپرنیکس دنیا مین پیدا ہوا اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت کیا اور پیچھے اوسکے اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امر کو پایۂ ثبوت کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کی دو ریاستین بڑی عظیم الشان اور مشہور تھین ایک ریاست اسنیہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان مین گذرا ہے جسنے کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کی بنائی تھی وہ قوانین مدت تک اوس ملک مین جاری رہی یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف اصناع یونان اور مصر اور ولایت اشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے دیانکی رسوم اور قواعد ریاست اور طریقے دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہانکا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر یہ شخص ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہو گیا اور اون ملکونمین اوسنے اچھے اچھے فاضلون اور عالمون اور مذہبی آدمیونمین بحث و تکرار کی جب بھائی لیکرغوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مرگیا اوسوقت لیکرغوس مالک ریاست کا ہوا اور اوسکی بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے یہ کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کرون کسواسطے کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جائیگا لیکن اس بدتجویز کو نیک لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکر غوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے اوسے الزام لگاکے
کہ اوسنے سلطنت کا غصب کر لیا ہی اور اس باعث سے وہ لاچار ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا
لیکن اوسکی چلے جانے سے ملک مین بہت بے انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارطا نے اوسے پھر بہزار عجز و نیاز
طلب کیا اور جب وہ اپنے ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو گویا دیوتا اور
اور فرشتون مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور اونکا خلاصہ یہ ہی اور
یہ قوانین ۸۸۱ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے ✤ لیکر غوس نے ریاست سپارطا مین سے
عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کر دیا اور حکم دیا کہ کوئی عیش و عشرت مین مشغول
نہ ہووے اور اوسنے اپنے ملک مین سے رواج چاندی اور سونیکا بالکل دور کر دیا اور تمام باشندون
سپارطا کو برابر کر دیا یعنی یہ نرہا کہ بعضی آدمی غریب اور بعض امیر ہون ✤ اوسنے حکم دیا کہ
سب آدمی اعتدال سے باہر قدم نرکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نکرین اور کھانی نہایت
اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر کے ایک جا ہی کھانا کھاوین
✤ بعض قوانین لیکر غوس کی قابل الزام کے ہین کہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے
بندونکو عقل کامل نہین بخشی ہی وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور
ورزش کرتی ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامونمین مشق کرین ✤ پس اس صورت مین
لڑکیان بھی برہنہ ایک لشکر کیے ہوئے مردون کے سامنے آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین
وہ اظہر من الشمس ہین ✤ چونکہ بڑا مطلب لیکر غوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص
نامرد یا ضعیف نرہی اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جس لیکی

ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف قدرتی ہون تو اوسکو اوسکے ماباپ ایک پہاڑ پر سے نیچے گرا دین تاکہ وہ مرجاوے ۔ غرض کہ لیکرغوس کا ان سخت قوانین کی رائج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارطا کے بڑے سپاہی اور دلیر ہون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کے لئے مستعد رہین اور جو کچھ مصیبت یا رنج اونپر نازل ہوا وسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کی ساتھ سہار سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہون تواریخ یونان سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر جاے اہل سپارطا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف ہی بعد اسکے لیکرغوس جزیرہ قراط کو پھر چلا گیا اور اپنے ملک کی باشندون سے قسم لی کہ وہ بھی ان قوانین کی برخلاف نکرینگے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوی اور جزیرہ مذکور مین جاکر اوسنے اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھ سمندر مین پھینک دینا تاکہ اوسکی راکھ سپارطا مین نہ پہونچے کیواسطے کہ مبادا اہل سپارطا یہ خیال کرکے کہ لیکرغوس کی راکھ سپارطا مین آگئی ہی اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے کام کرین ۔ تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط .....

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اثینیہ

یہ شخص ۵۹۴ قبل مسیح عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ قادرس کی اولاد مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اثنیہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم اور نیک اور حب الوطن تھا ۔ بموجب قواعد صولن کے اوسنے تمام باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیمین بموجب مرتبہ ہر ایک

دولت

شبیہ لیکر غوس



دولت کی ہوئی تھین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھین اونکو علاقجات عالیہ ملکی ملتی تھی
اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین مشتمل تھی اونکو یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکا کچہری
عام کی جسمین بڑی بڑی امور ملکی مشل مقرر کرنی میر منصبون کی اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا یا قوانین
مرتب کرنا وغیرہ طی ہوتی تھی دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کی جو اوسنے واسطے سلطنت کے
طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ٭ صولن کا حکم تھا کہ ایک شخص کی جایداد تمام اوسکے لڑکے
بالونمین برابر تقسیم ہو بموجب اوسکی اجازت کے ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دیسکتا تھا بشرطیکہ وہ
خاوند اوسکا جہیز واپس کر دی ٭ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دیسکتی تھی بشرطیکہ کوئی باعث
قوی اور دلیل قاطع سامنے میر منصف کے لاوی ٭ وہ نابالغ لڑکے جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے
لڑکر مرگئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو ٭
قوانین جو درباب غلامون کی تھی وہ بہت قابل تعریف اور رحیم تھی غلامونکو اجازت تھی کہ وہ
اپنی ازادی کیواسطے روپیہ ادا کر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہوا اوسکو اختیار
تھا کہ وہ اپنے آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کے ہات بیچوا سکتا تھا ٭ اوس زمانہ مین
ایک عجب طرح کا قانون یونانیونمین رایج تھا نام اوسکا ٭ اوسطرسزم ٭ تھا بیان اسکا
اس طور پر ہے کہ شہر اسنیہ مین ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا کہ جسکے دس دروازے تھے اور
ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خزف ریزہ لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت بڑا
اور زبون شخص ہوتا تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر نوکر تھے
اون خزف ریزونکو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھ ہزار یا دس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ

وہ شخص جلاوطن کیا جاتا تھا ٭ صولن نے بعد حاصل کرنے انسی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو
حوالہ قادر مطلق کے کیا ٭ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ٭ شبیہ صولن ٭

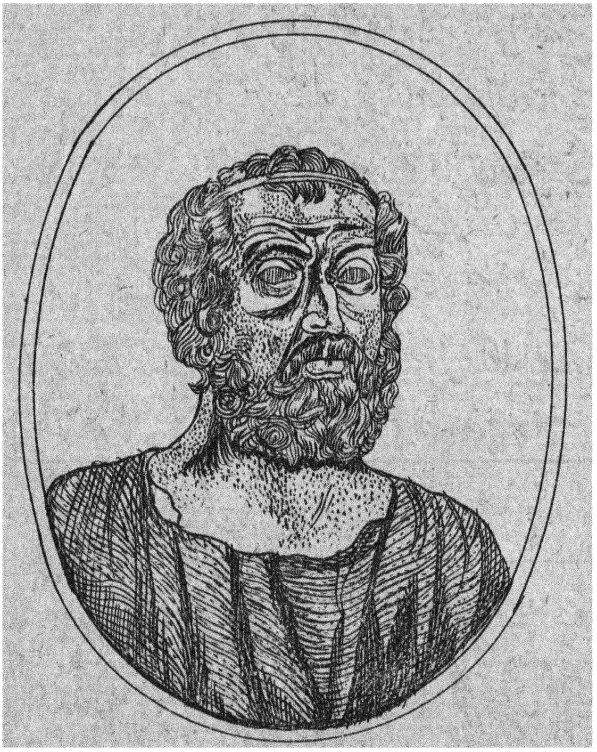


حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کی نہایت بڑی بڑی فاضل متبحر جنکو مذاق اوسکی اشعار کا معلوم ہی متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سی آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کے برابر شاعر نہین ہوا ہی بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہی بڑے بڑے شاعرون فرنگستان اور روم اور یونانی اوسکی طرز بیان کو اختیار کیا ہی اس بادشاہ سخن گو شہر نی و فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہی اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سی زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہی اگرچہ یہ ظاہر ہی کہ جب ایک شی اصلی زبان سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہی تو لطافت سابق حتی سی نہین رہتی ہی لیکن تب بھی باعث اسکی کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہی باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سی بہت بہتر ہی زمانہ سابق کی اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرماکر استفادہ حاصل کرتی تھی شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا نو سو برس پیشتر سنہ عیسوی کی اس شاعر کی پیدا ہونی سی شہر سمیکنیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کی معنی زبان یونانی مین اندھی کی ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا نام عدوسی ہی حقیقت یہ ہی کہ جای پیدایش اور سن پیدایش اس شخص مین بھی شک ہی مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتی ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے

نہین

نہین لکھتا ہون کہ یہان کے لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط
تصویر اس بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے ٭ شبیہ ملک الشعرا ہومر ٭ فقط



حال نیدارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین ہنر والا تہیب کا گذرا ہی یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ ایک قسم کی شاعری ہی بادشاہ کہلاتا ہی جس زمانہ مین کہ اردشیر شاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہین کہ سنہ ۴۳۶ پیشتر حضرت عیسی کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۳۶ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا جاتا ہی اور مدام رہیگا + بیان کرتے ہین کہ جب سکندر نے تہیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی ہین سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکے عیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ پہونچنے دیا فقط اوسکی تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے +

حال شاعر صوفقلس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہی اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر و سخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہی یہ شخص سنہ ۴۴۵ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا سر و فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہی علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا + اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کے بیچ اولمپک کیمز کے واسطے اپنی

شبیہ پندار شاعر



لیاقتون کے انعام پایا اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی ۔ ۱۰۶۰ھ مین اپنی
جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے ۔ شبیہ شاعر صوفی مفلس ۔ فقط



حال شاعر انقرین کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر ہوا ہے یہ شخص شہر طوس مین جو کہ آئی ادنیا مین واقع ہے سنہ ۵۳۰ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زبان اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص معتبول شاہان اور رؤسا ان یونان کے رہا + اس شخص کو عادت شراب خواری کی ازبس تھی + افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالیخاندان تھا + اس شخص کا بت قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا + اس شاعر نے اپنے تئین شہر آمدار امین خود اپنے تئین گلا گھوٹ کر مار ڈالا + تصنیفات اسکی مانند غنقا کے کمیاب ہین + تصویر اسکی بسبب کمی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے

حال شاعر ارسطوفانوس

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین سنہ ۴۴۶ پیشتر سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہم عصر سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہانت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلا حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی + اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج ریتون کے درخت کا ملا فقط + + + + + + + + + +

شبیہ شاعر النقرین



تصویر

تصویر اوسکی کتاب ہذا مین لکھی جاتی ہے ٭ شبیہ ارسطوفانوس ٭



حال شاعر یوریپیدس

یہ یونانی شاعر ۴۸۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے سالوس مین اوس روز جس روز کہ اردشیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کے سیکھنے مین بہت کوشش کر کر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیزغورس سے سیکھے اسکے اشعار مین باعث کمال فصاحت کے لوگون کے دلپر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیون نے زیر حکم تکیاس کے سیرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرتے نظم اس لاثانی شاعر کی سنے اونکے دلپر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری تکیاس کی چھوڑ دی اور آزاد ہوگئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون مین جاکر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا ✣ مورخ بیان کرتے ہین کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یکصد اشعار پر مضمون اور ہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا ✣ یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند کیا کرتا تھا ✣ اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر اوسکے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ✣ لوگون کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

تصویر یوریپیدس شاعر



حال ہلوسی دادس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہی اسکے باپ کا نام علوس تھا اور شہر اسنیہ مین ۴۹۶ سنہ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطدی اعظم (جسکا حال پیچھے صفحہ ۶۳ پر لکھا گیا ہی) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکا ہی مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہوگیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جا میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان کیے جبکہ برائی اس حاکم فوج ریاست سپارطا نے ہلوسی دادس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلاوطن کیا گیا اور ایام جلاوطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپنیشن کی تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکی اومور خون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کی آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکور کا اچھا نہین ہی اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہی جب کہ ہردوطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہی پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہوگئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر دار طور پر بیان کرتا تھا ۴۰۱ پیشتر حضرت عیسی کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی ٭ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے ٭ ٭

حال تواریخ ہردوطس کا

شبیہ طوسی دادس مورخ یونان



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہی یہ بزرگ نامی گرامی شہر ملیقرناسس مین پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۴۴۳ سنہ پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان تر و تازہ اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہی اور بسبب پیدا ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہی یہ شہر بھی مشہور ہوا ٭ ہردوطس نے اوائل عمر مین تمام یونان اور ولایت اطلیہ اور ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہوگیا بعد اسکے اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون اور ایرانیون کی ہوئین لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنے تواریخین ملک مصر اور عرب اور سام زمیان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت تھی اور ہر ایک شخص اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہی ٭ اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہی فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ ہردوطس مورخ اور دوسرے نیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین کہ لاثانی تصور کیے گیے ہین ٭ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے ٭

حال مورخ دائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہی یہ مورخ شیرآرجیرہ مین جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہی پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتھیج کی تالیف کین ٭ کہتے ہین کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب اب تک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسا جہاندیدہ شخص تھا

شبیہ مورخ ہیرودوطس



کہ جتنے مقاموں اور ملکوں کا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسنے وہان سفر کرکر اون مقاموں کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال کے عرصہ مین تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بہت بھولا آدمی تھا کسواسطے کہ بہتیری جھوٹی قصہ اوسنے اپنی تواریخ مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہی البتہ سادگی زبان کی نہایت پائی جاتی ہی اوسنے بعض جا اپنی کتاب مین جھوٹ بھی لکھا ہی کہ بعض جھوٹی کہانیونکو تو بخوبی بیان کیا ہی اور بڑی واردات تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہی یا بعض وقعہ چھوڑ گیا ہی غرضکہ یہ بہت اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہی ۴۴۴ پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا مین موجود تھا اور اکثر روم مین جا کرتا تھا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ تھی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل معالم یونانی تھا ۴۴۴ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا اسمین تین اوصاف بڑے بڑے تھے یعنی یہ شخص نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور دلاور افسر فوج کا تھا اس شخص نے اس دنیا مین بہت نام پایا ہی ۔ یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا ۔ یہ فاضل پیچ دربار حضور سارس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنک سامیز مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تھی نہایت مصیبت اور سختی واقع ہوئین کہ قلم اونکے بیان مین اپنے سینہ کو چاک کرتا ہی رولن صاحب فرنگی مورخ

واپس آتا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار آدمیونکا سردار ی زنوفن کے ایران سے جو کہ
چھ سے فرسنگ یونان سے ہی اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ
سے رونا آتا ہی حقیقت مین اس جاہی پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے
یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے
بچاکر گھر کو لایا بعد اس مشہور واردات کے وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا
کے ولایات ایشیا مین آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہموطنون نے جلاوطن
کر دیا اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر اسیس مین رہا کرتا تھا
اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین تصنیف کین اسنے حالات
واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ
طور پر بیان کیا اور حال سقراط کا بھی اسنے بہت خوب لکھا ہی اوسنے تواریخ یونان کی
بھی لکھی اور ۳۶۰ مین سفر وطن خاص کا اختیار کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہی کہ کسی زمانہ مین ولایت یونان کا حال تھا
بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان کے نہایت فوقیت ہی الحق فرنگستان ہر طرح سے
فضلا اور حکما کی کان ہی اور جیسا کہ چراغ علم وعقل کا اس ملک مین روشن ہی ویسا کسی ملک
مین بالفعل نہین ہی اور ہزارون اچھے اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہی کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ وہان کی حکما اور فضلا کا منتخب کرکر اونکے حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے اس فرسی کتاب کی حقیقت ہی بلکہ اگر چار ایسی ایسی نہین تو بھی شاید اونکے حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت نشان کے لکھونگا اور ارادہ یہ ہی کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین بہ تمام وہان کے کاملونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہی کہ اوس سے یہان کے لوگونکو بہت فایدہ پہونچیگا

حال شہنشاہ الحکما اور فضلا سر اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہی یعنی اتنک نہ تو اوسکی برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا اور نہ کوئی زمانہ قدیم مین اسکی برابری کرسکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو ذرا بھی حیثیت نہین ہے **مصرع** یہ نسبت خاک را با عالم پاک غرض کہ مین اصلا تعصب سے یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن دو ونون ملکون کے فاضلون اور عالمونکا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہی لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن مرحوم کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین جو کرامات سے بھی زیادہ ہین اگرچہ مین اس جایہ یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کہ یہ فاضل اور ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہی وہ بھی بڑے درجہ کے فاضل اور غافل اور نہ ہین تھے

تمام اس علامۂ زمان کا سرائی رک نیوطن ہی اور معنی آئی رک کے اسحاق ہی اسیواسطے ہمنے اسحاق نیوطن لکھا ہی

لیکن حکیم سر اسحاق نیوطن تمام حکما متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہی یہ حکیم دانشمند ۱۶۴۳ء
عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا ۔ ابتدای عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جوں جوں
بڑا ہوا توانا اور صاحب قوت ہونے لگا اور اسی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا ۔ بارہ برس
سال مین بعد پانی تھوڑی تربیت کے اوسکی بزرگون نے اوسے ایک مدرسہ مین جہان صرف و نحو سکھائی جاتی تھی بھیجا
اوسنے وہان شمعون پکین صاحب کی جو بڑا علامہ تھا آثار دانشمندی کی عیان کیے اوسکی حرکات سے
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہوجاویگا ۔ یہ شخص وقت فرصت مین بجای اوقات گذارنے
کے لہو لعب مین ساتھ ہم مکتبون کے مٹی کی کلون وغیرہ کی لکڑیون سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کے اوسنے
آرہی و رسولہ اور آلات خریدی اور اپنے ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا ۔ نزدیک مدرسہ کے ایک پن چکی ہوا
کی چلتی تھی نیوطن صاحب نے اوسکو غنتے ہوئے بغور دیکھا ۔ اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کے اصل کے برابر تھا ۔ بوقت اوسکے طیار ہوجانے کے
اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون کی ٹکڑون سے بادبان بنائے اور
دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے ۔ وہ اکثر ایسی ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی
سبب سے اپنے ہم سبقون سے لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا ۔ اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو
یہ خیال نہ تھا کہ یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم بنے گا کہ جمیع سیارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کے دریافت کرنے کی قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہووے گی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی ۔ اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے یہ نہین جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی بنے گا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسہ سے بلا لیتی اور اوس سے کھیت کا کام لیتی
اور گاہ منڈی مین اپنے ساتھ لیجاتی ٭ بوقت جانیکے مدرسہ سے اپنے گانو مین وہ درختونکے نیچے
بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا کرتا ٭ اور جب کبھی وہ کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر مویشی چراتا
اوسوقت چپکا رہتا اور خیالات علمی مین مصروف ٭ سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا
جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت سے وہ کبھی بیکار
نہین بیٹھتا ٭ ہر وقت خیالات مین مصروف رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص
پردۂ اخفا مین پڑا رہتا اور منصہ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسے ٹیرنٹی کالج مین جو
بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کے ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر
ہوا ٭ اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی
مین خوب لگتا تھا کہتے ہین کہ بچپن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی صفحے
بدون پڑھنے تحریر اقلیدس کی بہت خوبی کے ساتھ ثابت کیے ۱۶۶۱ء مین وہ اس مدرسہ کا
ممبر مقرر ہوا اور ۱۶۶۴ء مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب عالی جو دیا جاتا ہے
فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کے کیمبرج کو چھوڑ کر اور جگہ چلا گیا
مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا ٭ وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا
کہ ایک پختہ سیب اپنے آپ سے شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے
اور اپنے دل مین کہا کہ یہ سیب بسبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اوپر سے
گر پڑی تو بھی زمین کی طرف میل رکھے گی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونے کی

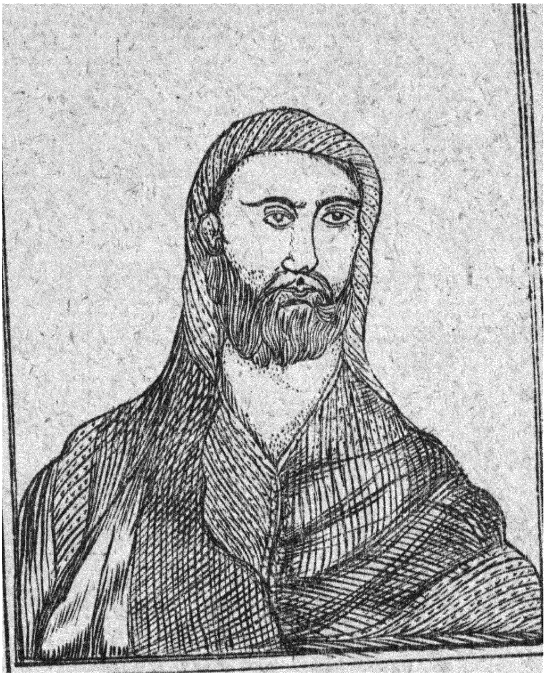
سبب سے تمام علم ہئیت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا ٭ دیکھا چاہیے کہ صاحب استعداد
آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑے نتیجہ نکالتے ہین ٭ کیا کبھی کسی اور شخص نے
سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا ٭ ۱۶۶۵ء مین نیوٹن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی
بڑی مشہور کتاب کے طیار کرنے مین مصروف ہوئے ٭ اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے مقرر
ہوئے ٭ اور ۱۶۷۱ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوے ٭ روبرو اس مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب
درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا ٭ تیس برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین
مصروف رہا ٭ ۱۶۹۴ء مین اوسنے ایک منشور شیشی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے
اور سہج آلہ کی استعانت سے علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا ٭ اوسنے دریافت کیا
کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے مرکب ہے اور یہ کرنین مختلف تدارج
انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت گذرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسرے مین کہتی ہیں
اور یہ کرنین بعد منحرف ہوجانیکے جدی جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علیحدہ دیکھلائی
دیتی ہے نیوٹن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ
سات رنگ کی کرنون مین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے ٭ اول سرخ ٭ دوم
نارنجی ٭ سوم زرد ٭ چہارم سبز ٭ پنجم آسمانی ٭ ششم نیلا ٭ ہفتم بنفشی ٭ یہ ایک
نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسیکے وہم وگمان مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید
روشنی سات رنگون سے مرکب ہے ٭ ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوٹن صاحب کی
تحقیقات پر ہرگز اعتماد نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

اور سکو سچ پایا جسوقت نیوطن نے اپنے مذہب کو دریافت روشنی کی ظاہر کیا تو بعض لوگون نے
اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سازیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس
شخص کے دل کے چین مین بہت فرق آگیا + تھوڑے دنون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور
بلکہ این فی اوسی درجہ ناٹیٹ کا عطا کیا اور ۱۷۱۸ء مین اس حکیم اولینٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوطن صاحب نے ایک نیا علم فلکشن
جسکو حال مین فرنشل کیلکیولس کہتے ہین اور جو بڑا علم علم ریاضی مین ہی ایجاد کیا اور جو نہایت دقیق
علم ریاضی مین ہوتی ہین وہ اوسکو سیکھتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مینے
ایجاد کیا ہی اور نیوطن نے میری نقل کی ہی + اس فساد نے بہت طول کھینچا اور لیبنٹز صاحب نے انگریزی
حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا شروع کیا کہ جو کچھ باتین نیوطن نے ایجاد کی تھین وہ فقط
غلط ہی نہین ہین اگر وہ مذہب کے احکام کے خلاف ہین لیکن نیوطن صاحب کے
افعال سے بخوبی ثابت ہی کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین کرتا تھا +
وہ اپنے ایجادات کو بیچ ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اونکے وسیلہ سے
دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی انسی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ کیا اور اوس سے
اوسے بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر رہا اور بڑا استقلال دکھلایا +
اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور اوسکے سبب سے اپنے تئین ہرگز نہ کھینچا + ایکدفعہ
ایک شخص نے درباب تحقیقات کے جو نیوطن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس
شخص نے اوسوقت اپنے تئین بڑا مسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کے دریا

صداقت کے کنارہ پر سے کنکر اور ٹھیکریان چنتا ہون سو مینے جو لکھا ہے کہ
نیوطن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا + اب
ہم اوس علم کی قدر کے تشریح کرتے ہین واضح ہو کہ اوسکا قول یہ تھا
کہ تمام مقدارین خواہ کسی قسم کی ہون تعبیر کی جا سکتی ہین بوسیلہ مقادیر
ہندسے اور تمام مقادیر ہندسے پیدا ہوتے ہین بسبب حرکت اونکے
سرون کے مثلاً ایک خط پیدا ہوتا ہے حرکت ایک نقطہ کی سے اور
ایک سطح حرکت خط کی سے اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے پس موافق اس
مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کیجاتی ہے جسوقت مانا ہمنے کہ ہر مقدار
خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا کی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار
اس حرکت کی کوئی اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوطن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے + یہ جواہر
نے بہا اٹھاسی ۲۸ مارچ ۱۷۲۷ عیسوی کو اس دار فانی سے معدوم
ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح سے کام مین لایا اور اوس سے
اپنے عیال اور رشتہ دارون کی دستگیری کی + تصویر اوسکی بھی بسبب
کوتاہی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے + + +

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

شبیه شهنشاه الحکما و فضلا سر اسحاق نیوطن



مشہور ہیت دان ایک تواں کا لڑکا تھا اور پندرھوین نومبر ۱۷۳۸ عیسوی کو
بمقام سنہور مین پیدا ہوا تھا اوسکے باپ نے اول تو اوسکو گھیڈھا یا نہین
چودہ برس کی عمر مین اوسنے فیور کی رجمنٹ مین نوکری کی اور ۱۷۵۸ یا ۱۷۵۹
مین اوس رجمنٹ کے ساتھہ انگلنڈ کو گیا یہ نہین معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو
کب چھوڑا لیکن بعد تکلیفات بیشمار کے جو خصوصا بسبب نجاننے انگریزی
زبان کے درپیش ہوئین تھین وہ بارکشا برمین لوگون کو استعمال آلات علم
موسیقی کے سکھانے لگا بیت صاحب نے جسکو کہ عقل اور رسائی ذہن ہرشل
صاحب کی دریافت ہو گئی تھی ۱۷۶۵ عیسوی مین گرچہ ہالیفاکسمین اوسکو
ارگن نواز کہ یہ ایک انگریزی باجا ہے مقرر کیا وہ سال آیندہ مین اسی
عہدہ پر باتھ مین مقرر رہوا تو اسکو یہان پر علم ریاضی کا شوق ہوا اور باوجود
محنت بارہ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانے کی وہ کتابین علم ریاضی کی مطالعہ
کرتا تھا اس علم کی کتابین پڑھنے سے اوسکا دل علم ہیئت مین بہت
لگا اور انجام کار اسی مین اوسنے ناموری حاصل کی اور بہت مشہور
ہوا ۔ ایک روز واسطے دیکھنے آثار عجیبہ سیارات کے جسکا بیان اوسنے
پڑھا تھا اوسنے ایک دوربین دو قدم لنبی ایک اپنے ہمسایہ سے
قرض لی اوسنے اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اونکے مشاہدہ
سے اتنا خوش و خرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خرید کرنے کا

ارادہ کیا لیکن آلۂ مذکور کی قیمت اوسنے اپنے آنے سے باہر سمجھکر اوسنے خود
دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا اوسنے کئی دوربین بنائین
جب کہ وہ آینہ راسطے دوربین کے بناتا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا
اور بیچ مین کھانی اور پینی کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا
کھانا کھلا دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سوائے گڑھنی شیشون کے کسی اور
بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم لمبی بنائی اور
اوسکے لیے دو سے سے زیادہ شیشہ گڑھے اور تب ایک شیشہ دوربین کے
قابل بنایا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ء کو وہ اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو
دیکھہ رہا تھا کہ اتفاقاً اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو کہ اوسنے بسبب
کچھ شک کے جو کہ اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ وہ کوئی سیارہ
نامعلوم ہے اس طرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ جدید کو جو کہ اب
بنام چارجم ساوس ہرشل اور موسس کی مشہور ہے دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کے
متعلق چار چاند دریافت کیے جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کی اوسکی تین ہزار
روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوتے تھے وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور شاہدہ کرتا تھا
اور اس سبب سے اوسنے بہت سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان ترآسی برس کی عمر
تیسوین اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑ

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملائی مان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ بادشاہی کے
۳۰ تاریخ اگست سنہ ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ پارگت بونتورو کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب
حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا ٭ بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنا کرتا تھا
اور اسکا باپ اپنا پیشہ اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم
کوشش کرتا تھا ٭ ۱۱ تاریخ مئی سنہ ۱۷۳۳ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع
ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو
حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشہ کہدینا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسی دن سے اوسنے طرف علم ریاضی
کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا
یعنی بطور قرینے منجمون کی لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا
اور اسمین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن ان ہی ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور
عالمون کی کتابین درباب ہیئت کے مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان
مشہور ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کی توجہ کی اور دارالخلافہ شہر لنڈن مین آکر ایک
عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کرلی اور بعد شادی کے اوس سے
دو فرزند اور ہوے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کی کیا کرتا تھا اور
بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل فرنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون لوگ اسکے شاگرد ہوگئے ۱۷۳۳ء مین اوسنے ایک نیا رسالہ درباب علم مقادیر سیال کے چھاپا اور ۱۷۴۰ء مین ایک کتاب درباب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونون کے جو کہ مشتمل اوپر نہایت اچھے اچھے مضامین کے ہی تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ مقام سٹوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر مقابلہ وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان انکا باعث طول ہے ۱۷۴۳ء عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی مدرسہ مین بیچ مقام دلوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سرمجلس بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر ممتاز رہا ۱۴ تاریخ مئی ۱۷۶۱ء عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کامل نام کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور کی طرف سے مقرر ہوئی فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر چارلس ہٹن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے ۱۷۳۷ء عیسوی مین بیچ نیوکیسل کے پیدا ہوا شروع عمر سے اوسنے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور بہتیرے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی جنگی مدرسہ
مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ خطاب اوسکو
ایڈن برگ کے مدارس مین سے ملا ۱۷۹۶ء مین ایک کتاب دو جلدون مین قاموس
علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور ۱۷۹۸ء مین ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا
تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی
جاتی ہے بعد اسکے اوسے بشمول ڈاکٹر پیرسن اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک
کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین اوسکو ساٹھ ہزار روپیہ
بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بباعث پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین آرام سے بیٹھا
اور یکہزار روپیہ پنشن کی اس فاضل کی مقرر ہوگئی ۱۸۳۵ء مین اس ریاضی دان نے وفات پائی

ذکر مہندسان جیمس برنونی اور جان برنونی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین کمال حاصل کیا تھا
مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضایل ظاہری و باطنی جیمس برنونی ۱۶۵۴ء مین
بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری
باتین اس مین ایجاد کین اور ۱۷۰۵ء مین مرگیا * زبدہ ارباب مہندسان جان برنونی بھائی جیمس
برنونی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہان تک کہ دنیا اوسکو لئیق رتیب
شہنشاہ الحکما و فضلا نیوٹن اور مہندس لب نظر کا سمجھتے ہین صرف اس بات سے

معلوم ہوجاے گا کہ وہ کیا کچھ تھا ۱۸۴۸ء مین اس شخص نے وفات پائی ۔

ذکر مہندس بولیر کا

زبدہ جہانیان بولیر ریاضی دان ہی کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہی اور قطع نظر ریاضی دانی کے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکھتا تھا ۱۷۸۸ء مین مقام مبیل مین جو کہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہی پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اور مہندس جان برنونی کا شاگرد ہوا اور چندروز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم وکمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترین فرمان فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفایس علوم اوس ملکہ جہان کے دربار مین حاضر ہوا اور جیسا کہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کی ہی ویسی ہی اوس ملکہ کی بولیر نے کی فریدرک اعظم بادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ بولیر شہر پیٹرزبرگ دارالخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو ۱۸۳۳ء مین اوس جگہ اوسنے وفات پائی اگرچہ چندروز پہلے وفات کے وہ اندھا ہوگیا تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی دربارہ قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ اور

الہیات مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت مروج اور مشہور ہین ۔

ذکر لب نظر کا

یہ فاضل اور ریاضی دان بلکہ زمان ۲۳ جون ۱۶۴۶ع بیچ مقام لیسک کے جو اقلیم جرمنی مین ہی پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ۔ جب کہ اسکی عمر چھ برس کی تھی اوسکا والد مرگیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے زبانین لاطن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھین اور ان علمونمین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اسنے اپنے بندون مین سے ایک بڑا اعالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہی اوسوقت ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصاحب اول شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا ۱۶۷۲ع مین وہ شہر پرس دارالخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوطن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مینے علم بزرگ یعنی علم مقادیر سیال ایجاد کیا ہی اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اسبات مین جھگڑا رہا ۔ اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

جمجاہ انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اسبات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا ✣ لب نظر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاٹن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کی ہین ✣ لب نظر نے ۱۴ تاریخ نومبر ۱۷۲۶ء مین اپنی جان بحق سونپی - ✣ ✣ ✣

ذکر لاگرانژ کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب وغریب علم ریاضی مین ایجاد کین ۱۷۳۶ء مین بیچ مقام طرن کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقادیر سیال مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور تموج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور ومعروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۸۱۳ء مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا - ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل ۱۴۹۶ء مین بیچ مقام
ہیونان لین Saaamtan Aenay کے پیدا ہوا تھا اسی مقام مین اسنے
یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہوگیا یہ شخص خود بہت بڑا عالیخاندان
اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دارالخلافۃ اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی
عجیب لیاقتون کے اوسکی بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا
۱۷۹۹ء مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن جب کہ ۱۸۰۴ء مین نپولین
بوناپارت اوسکی جگہہ وزیر ہوا اوس وقت لاپلاس سرگروہ + سنٹ + یعنی
حکام فرانس کا ہوا بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکوس کا حاصل ہوا + ۱۸۲۷ء
مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین علوم ہیئت اور
ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون مین کی دال ہین + + + +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جیمس اول بادشاہ انگلستان کا تھا باپ اس
فاضل کا سر نکولس بیکن تھا یہ فاضل علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی
مین کمال رکھتا تھا یہ شخص ۱۵۶۰ء مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت
پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار دانائی اور فضیلت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر
تھی جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائی جاتی تھی

سب مین کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور اس علم مین
اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین
ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی
لیکن بباعث موت اوسکی باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور
وہان امیر کبیر ارل آستکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون ملکہ معظمہ
شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے ہان نہایت اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب
کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے
۸ ہزار روپیہ کی زمین جاگیر مین دلوادی جب کہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ افروز
ہوا تو اوسنے سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی ۱۶۱۸ء مین مصاحبان
خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اسنے قوانین سلطنت انگلستان کے
لکھے ۱۶۱۸ء مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور
جلیل القدر علاقون مین سے شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار
سلطنت کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا ۱۶۲۰ء مین
اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو انگریزی مین *
نووم اورگنیم * کہتے ہین تصنیف کی ۱۶۲۱ء مین وہ * وائی کونت سینٹ البن
کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری مقام مذکور پر مقرر ہوا * لیکن اختلافات قسمت
کے دیکھنے چاہیے کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

یا یکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۶۲۱ء کو بادشاہ کی بارگاہ میں
یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون
سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اون پر جرمانہ ہوا اور قید خانہ مین اس شرط پر
کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کے نوکرون
نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اونپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل
تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا
دیدیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل
علوم و فنون کے گذارے ۹ اپریل ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا
عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے
اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم و فنون کہتے ہین تصویر انکی
درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے ۔ + + + + + + + + + +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے ۱۶۳۲ء مین بیچ مقام رنگٹن کے پیدا ہوا اوسنے
اول مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا
علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائے جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا
کیونکہ اسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب



اور اوسکے سیکھنے سے سوائے تعصب کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہی یہ فاضل حکیم دس کارتیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی رای کا وہ پیرو نہ تھا اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشہ طبابت نہین کیا + ۱۶۶۹ع مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان مین رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایکسال کے وہ پھر انگلستان مین چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکما مدہر تھے اون سے صحبت اور ملاقات رکھنی شروع کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول ہوا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق مین کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز ہوا + حقیقت یہ ہی کہ اسکی عقل اور ذہن کو ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہین دو جلدون مین اوسنے کتابین عقل اور سمجھ انسان پر تصنیف کین اور ایک کتاب اوسنے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ کے اور اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب مذہب کے بھی لکھین + ۲۸ اکتوبر ۱۷۰۴ع مین اس فاضل اکمل نے وفات پائی + + + + + + + + +

ذکر عمدۃ الشعرا فرنگ جان ملطن کا

افصح الفصحا جناب ملطن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکی زبان مین فصاحت بہت ہی اور اسکی برابر فرنگستان مین اور اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین —

۹ دسمبر ۱۷۵۸ء مین مقام دار الخلافہ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر مین اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل شعر و سخن کے آدھی رات گئے تک پڑہتا رہتا تھا اور سترہ برس کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی کہ وہ اندھا ہو گیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ جسکا نام * گم شدن باغ بہشت از دست آدم * نہایت مشہور و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور اشارہ و کنایہ صنایع و بدایع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے * یہ کتاب سب مدارس مین مروج ہے + یہ شاعر ۱۸۲۴ء مین مر گیا بعض صاحب کہ اونکو جہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کر سکے اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہو سکتا ہے جو کہ زبان انگریزی اور فارسی دونو زبانون سے واقف ہو فقط .....

ذکر ملک الشعراء ولیم شیکسپیر

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہے اسکی سی شہرت اور کسی شاعر نہین پائی

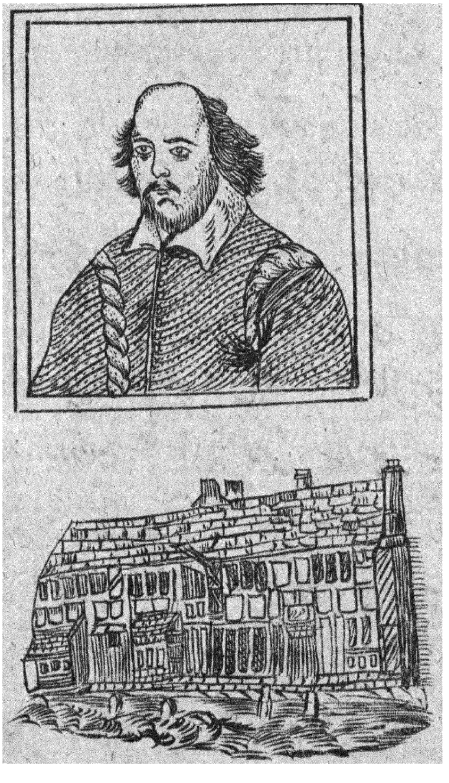
یہ شاعر مقام سٹریٹ فرد مین جو کہ وارد کشایر مین ہی ۱۵۶۴ء ماہ اپریل مین پیدا
ہوا تھا اوایل عمر مین اس یکہ زمان نے ایک مدرسہ مین علم تحصیل کیا لیکن بباعث
اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور اوسکے دس بیٹے اور بیٹیان تھین شیکسپیر صاحب
لاچار مدرسہ کو چھوڑ کر تلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین
کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی راے خلاف ہے +
۱۷ برس کی عمر مین اوسنے اپنی شادی کرلی + چونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت
نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہین اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتی ہین کہ
اونکے واسطے محنت درکار نہین ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت
عمدہ اشعار کہنے لگے تھے + جب کہ اونکی شادی ہوگئی تو وہ صحبت خراب مین بیٹھنے
لگے اور بباعث اسکے اونھون نے ایک ہرن ایک امیرزادہ طامس لیوسی کا
چورایا اوسنے اس امر کی نالش کی اور بروقت نالش کے شیکسپیر صاحب نے ایک
ہجو اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا +
لاچار شیکسپیر صاحب اپنے گانو کو چھوڑ کر دارالخلافہ شہر لندن مین چلے آئے جبکہ
یہ شہر مین پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا اور محتاج کمال تھے لاچار ہوکر اسی حالت
بیکسی مین اونھون نے یہ تجویز کی کہ وہ جوئے خانہ کے دروازہ پر جا بیٹھین اور جو
کوئی وہان گھوڑے اوسکے گھوڑے کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر اونھون نے
تھوڑے عرصہ تک گذارہ کیا غرض کہ اوسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات مین

مشغول رہتا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب نے جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ وزرا کے اونکی نقلین خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر اور رئیس اوسکی عزت کرنے لگے ٭ ارل یعنی صوبہ دار مقام سوتھمٹن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دفعہ دس ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا ٭ اخیر عمر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے بسبب اپنی عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کاہیکو کسیکو میسر آتی ہین بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرڈ مین جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ء مین ترسٹھ برس کی عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کیواسطے ایک عمارت یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسری مین درج ہوتی ہے۔

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانای روم

یہ حضرت شروع ۱۲۰۷ء مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کی جو کہ خراسان مین واقع ہی جای ولادت اس بزرگ شخص کی ہی اور اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی تنہائی مین بیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کے گذاری ٭ صوفی ایک

شبيه ملك الشعراء وليم شيكسپير



فرقہ ہی اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا مطلب ان لوگون کا
یہ ہوتا ہی کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے
خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے
کہ دانائی ان ہی باتون سے حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون
مین سینیا اور ہندوستان مین ویدانت اور ایک خاص الامانیون کے حکمت کی ایک اصل
ہی جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب جسکو مولانا ی روم کی مثنوی
کہتے ہین ہی اور اوسکے مطالعہ سے خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہی
اور اکثر مقامات اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین
حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین لکھی ہین تمام مشرقی
شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ کی بہت کم استعمال مین لایا ہی یہ فاضل
نے بدل زمانہ اور برگزیدہ دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص
اس حسب و نسب کا نہین ہوا ہی اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی ہین
اوسکا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے اور کسی بیگانی
محفل مین اگر جاکر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنے چاہیے کہ لوگ بیوقوف سمجھین
وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جاکر بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد
مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا
کے بہت مشہور ہین پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون ٭ نظم ٭

تا نقش خیال دوست با ماست ✣ ما را همہ عمر خود تماشا ست ✣
آنجا که وصال دوستان نیست والله که میان خانہ صحرا ست
وانجا که مراد دل بر آید ✣ ✣ یک غار به از هزار خرسہاست

ولہ

اے دوست قبولم کن و جانم بستان مستم کن و از هر دو جهانم بستان
با هر چه دلم قرار گیرد نے تو آتش بمن اندر زن و زانم بستان

ولہ

آن کس که ترا شناخت جانرا چه کند فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی ✣ ✣ دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند

ولہ

خوش باش که خوش نهاد باشد صوفی از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافی ست غم بر و نشیند کیخسر و کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر ۵۷۰ھ عیسوی کے اخیر میں پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اوسمین بہت مشہور یہ ہین مثنوی خسرو و شیرین اور مثنوی لیلی و مجنون اور مخزن اسرار اور هفت پیکر و سکندر نامہ ✣ نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبات پر تھی

کہ اوسکی عبارت نئی اور زیبا پیشی ہو اور سمجھونکی سمجھ مین مشکل سے آوے اور اسبات سے اوسکی کتاب موافق رواج عام کے نرہی اوسکی کتابین بنام خمسہ مشہور ہین ہفت پیکران مین سے بہت خوب ہی اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکاری کی مندرج ہی لیکن اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین۔ +

حال حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبد اللہ شیرازی تھا جو ظہور اسکا اتابک سعد زنگی کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا ایکسو دس برس دنیا مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکونکا اوسنے دید کیا پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا علوم ظاہری اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج دین حوری سے مدرسہ نظامیہ مین پیچ بغداد کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کے ساتوین باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہی یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہی ارادہ اوسکی اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانائے مرشد شہاب مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا پھر جنگ و جہاد کے واسطے روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین جو وارد ہوا تو سنجانہ سومنات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال آٹھوین باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے * اخیر عمر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر
فقیر اوسکی زیارت کو جاتے تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے
شیخ قدرے تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی جو
کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعی کے تابدان کے باہر شیراز کے لکڑہارون کے
لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف
کو کھاتے + لطف یہ ہے کہ شیخ باوصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی
بے مثال تھا ہمیشہ صاحبان فضل و بلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا +
گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد فارس وشیراز
مین بڑے بڑے شاعر وفاضل ہوئے لیکن سخن کے مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا
اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن و بادشاہ شاعران زمین
اس ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل وکلام پر اوسکے
دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا
تب اوسنے عذر اپنی پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے
اسکو غنیمت سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو منعتم جانا
اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مغتنمات سے جانو اور مین کتاب مصنفہ خاص
گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فایدہ ہوگا جتنا کہ میری ملاقات سے

حاصل ہوگا ✤ یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور یہ بھی تعجب لطیف کچھ ضرور نہیں ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب میں لکھتا ہوں اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیے ✤ ✤ ✤

غزل

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ ✤ ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ
خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ✤ جائی تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ
ای جان من جانان من بر من نگہ سلطان من ✤ یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ
من عاشق روی تو ام از جان خریدار تو ام ✤ تا زندہ ام یار تو ام از من چرا رنجیدۂ
من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام ✤ تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ
رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ ✤ دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ
بنگر ز ہجرت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم ✤ چون لالہ دل پر خون شدم از من چرا رنجیدۂ
گر من بمیرم در غمت غم نیست بر گردن تست ✤ فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ
ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من ✤ لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ
من سعدی دلخواہ تو ابروے ہم چون ماہ نو ✤ من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہے دیوان حافظ اسکی کتاب
ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا
اور طوطی شکرستان بلاغت گستری کا کہتے ہین اور بیع علم قرأت یعنی خوش الحانی کی مہارت
کمال رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش آوازی
سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۷۹۲ھ ہجری ہے اور چونکہ مدفن اوسکا
خاک مصلی ہے اسیواسطے تاریخ وفات اوسکی ✣ خاک مصلی ہے ✣ چونکہ اشعار اوسکی
تمام ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین اسیواسطے
چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط ✣ ✣ ✣ ✣

نظم

بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنے	خون خوری گر طلب روزی نہادہ کنے
آخر الامر گل کوزہ گران خواہد شد ✣	حالیا فکر سبو کن کہ پر از بادہ کنے
جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہار	عیش با آدمی چند پری زادہ کنے
نگہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنے
خاطرت کی رقم فیض پذیرد ہیہات	مگر از نقش پر گندہ و دل سادہ کنے
کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ	ای بسا عیش کہ از بخت خداداد کنے

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اہل ہند

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے
کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہ بباعث اوسکی
نہ ترقی ہونے کے اِس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت
خاطرداری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات
پائی اوسوقت عبدالرحیم خانخانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر
اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطرداری بہت کی اور شاعری اور اخلاق
مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی
شہرت سُنکر طلب کیا اور بیچ زمرہ بندگان خاص کے معزز کیا اور بہت تواضع
کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بروقت
وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون رباعی

عرفی دمِ نزع ست وہمان مستی تو	آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
فرد است کہ دوست نقد فردوس بکف	جو یائے متاع ست وتہی دستی تو

رباعی

یارب بر عفوت بہ پناہ آمدہ ام	سر تا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق	بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

حال فردوسی کا

ہماری راے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے جہان اسقدر شاعر گذرے ہونگے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ انکی تصنیفات لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کے ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی وغیرہ + واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین رکھتے تھے وہ آتش پرست تھی اور اسوقت مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان سلف نظم کی کتابون مین بہت خوبی اور فصاحت سے حال دلیرون اور بادشاہون کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زور آور زمانہ سلف مین ملک ایران مین گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیوتا ٹھہرادیا ہے ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اوسوقت بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر ایرانی کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم اشعار اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام ونشان نہین رہا ایسے برے حال مین نوین صدی عیسوی تک فارس جاری رہا اور اسوقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور گئے صوبہ ارا اہل اسلام

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہوگئے اور علیحدہ علیحدہ بادشاہ بن بیٹھے اور ان بادشاہون
نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار
ہوا تھا لیکن جب اخیر کو دسوین صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران
کے فتح کیے تو اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص ۹۴۰ عیسوی مین بیچ گاؤن شاداب
کے کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا + اسکا باپ بطور غنیان
حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا بھائی کچھ محنت مزدوری کر کر گذارہ
کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین
مختلف مضامین سوچا کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سے سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے برادرون سے عداوت
رکھنے لگا تھا اور اونسے اکثر تنازع رکھتا تھا اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر
ہوا اور اپنے بھائی سے کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات
اوسکے بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کے راہی ہوا اور وہان
ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان علم کا بڑا تھا اور اہل علم
اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین بہت سے شاعر اور فاضل موجود
رہتے تھے اس اوقات مین ایک پرانی تاریخ جس مین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از
پیدایش حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوئی تھے اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران مذکور کو شاعری مین
اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر
شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی اپنی لیاقتون کا سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور
فردوسی بیان کرتا ہے کہ جب بشہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین
کسطور سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو ظاہر کرون
لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باشر نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہین ہے ایک نسخہ اوسکے
ہات آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین لکھکر ایک اپنے دوست کی
معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے انھین
نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ تاریخ مذکور زمانہ سلف ایران کی فردوسی تیار کرے اور سلطان
نے اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا اور فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی اس کام
عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی اور دوم دولت حاصل ہوگی
اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کے طیار کرنے مین مصروف ہوگیا اور تیس برس
تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہ نامہ رکھا گیا طیار
ہوئی لیکن اس عرصہ مین بہت سی تبدیلیین واقع ہوئین تھین جو جو پرانے دوست
فردوسی کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا اون مین سے جوش و خروش
دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین
نظر آتی تھین اور یہ نئے اشخاص بڈھے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو بسبب

بڑی فکرون اور کمال محنت کے بہت کمزور اور ناتوان ہوگیا تھا ٭ علاوہ ازین بدنصیبی
فردوسی کے سے یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا
اس شخص اور فردوسی مین دشمنی ہوگئی اور اسی واسطے اسنے سلطان کے کان مین بری بری
باتین نسبت فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہے اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ فردوسی نے
اپنی کتاب شاہ نامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے ٭ اگرچہ اور امور مین محمود
بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت فردوسی کو مان لیا اور جب اس شاعر نر گل نے
شاہنامہ کو تمام کرکے سلطان کو نذر بگذرانی تو اوسنے کچھ تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر
نہ کی اور انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک انتظار کیا کہ
بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنے وطن طوس مین جاکر اپنی باقی زندگی
کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسے ایک کوڑی بھی ندی آخر کار فردوسی نے
چند اشعار لکھے کہ مضمون اونکا یہ تھا کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہے اور گو مینے اوسمین غوطہ مارا
لیکن موتی میرے ہاتھ نہ لگی تو وہ میری قسمت کی خطا ہے اور نہ سلطان کی فیاضی کی بحر کی لیکن جید عاقل
آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کے ملاحظہ سے نہ نرم ہوا تو چند اشعار
کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود نے بجاے اپنے اقرار پورا کرنے کے فردوسی کو ایک رنج دیا اور
تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی
انعام دونگا تو شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

اشرفیون فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے بجاے ساٹھ ہزار
اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری
شاہنامہ کا ہی ✤ جسوقت یہ روپیہ پہونچا اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا
اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیان سُنائین
اور اس سب روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر
جو افسر یہ درم لیکر آے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا بیان کیا یہ سنکر
محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی کے پانو کے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن
فردوسی نے بہت سی عاجزی کی اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس
کی برباد گئی اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور اوسکے
اوسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر اپنی مہر کرکر
ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب سلطان امور ریاست کے
باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ اوسکے ہاتھ مین دیدینا ✤ اس ہجو مین سلطان
کی نہایت بُرائی لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہی ✤ جب
سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے فردوسی کی تلاش
مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی
اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اُنکی
تعریف مین ایکہزار شعر اپنی کتاب شاہ نامہ مین زیادہ کر دیے ✤ اِن دنون مین قادر باللہ

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام واسطے حوالہ کردینے فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ کرسکے تو اس باعث سے فردوسی یہانسے بھی بھاگا اور نیشاپور طوس کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھرا کیا اور یہ خوف اوپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے اخیر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہوگیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کی کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایکدفعہ اپنے وطن کو اور دیکھہ لون ✣ اسوقت مین فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ اوسکے ساتھہ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام پیری مین ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہونچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا ✣ جب سلطان غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سُنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور کے پاس بھیجدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفین قبول نہ کین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے ✣ ✣ ✣ ✣

بیان شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضای قدردانی کے اپنے جلوس کے انیسوین برس مین شیخ ابوالفضل شیخ مبارک کی بیٹی کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بُلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر

نہایت خوش ہوا اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امرائے
عظام اور وزرای کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس مرتبہ مین ہوا کہ مقرب بادشاہ
کی درگاہ کی اسپر حسد لیگئے اور شاہزادے ارا کین دولت سے اتفاق کرکے درپی اس
بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ مین کلام اللہ
کی تفسیر تصنیف کی تھی اور نام بادشاہ کا اُس مین درج نہ کیا تھا شیخ فیضی کی مرنیکی بعد
چند نسخہ لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو
اکبر بادشاہ کے نام سے مزین نہ کیا اکبر اسبات کے دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا
اور شیخ پر بہت عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرائے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر مین
رنجش بڑھادی اور شیخ کو مجری سے منع کروادیا لاکن شیخ تقرب کے زمانہ مین اکثر عرض
کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا
اس سبب سے وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اسبات کو خوب جانتا
تھا اور اُسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے بعد کتنے دنون کے
تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی اور اوسکی جدائی بضرورت جہان سے
روانہ رکھتا تھا بعدازان وہ واسطے انجام دینے ضرورت کی خدمتگی دکن مین سرانجام کرنے
کیواسطے مامور ہوا اور اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجالایا جسکے
شیخ بموجب طلب بادشاہ کے دارالخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جوکہ
شیخ سے آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین شاہزادہ کا رفیق
اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اسبات پر آمادہ کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا
کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور
اوجین کے قریب پہونچ کر راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا
ارادہ کیا شیخ نے بمقتضای شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد
دی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک جماعت
کثیر نے ہجوم کرکے اطراف اور جوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۱۱ جلوس مین
مطابق انکہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کے زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف
راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کر کے
الہ آباد مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے سینہ اور
منہہ پر ہاتھ مارا اور رای رایان تیرداس کو کہ اوس حدود کا فوجدار اور منصب ہزاری
سے سرافراز تھا شیخ عبدالرحمن بن شیخ ابوالفضل اور اور امرا کو واسطے نرسنگہ کی استیصال
کے متعین کرکے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھ
نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس کافر کا سر
کیا قدر رکھتا ہے اوسکے زن اور بچہ کو بھی سولی پر چڑھینگے اور دوزخ مین پہونچا چاہیے
ابوالفضل عقل اور فہم مین بےنظیر تھا کلام اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے
کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہین اکبرنامہ آئین اکبری اور ابوالفضل بہت مشہور اور

بزرگ کتابین اس فاضل کی تصنیف سے ہین

شیخ ابوالفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتاے زمان کا شیخ مبارک ہی بیچ علوم وفنون اور شعر شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے خطاب ملک الشعرا تھا ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی نوادر الکلم اسنے تصنیف کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی مین کوئی کتاب نہین ہی بعد حصول علوم وفنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کر کر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اونکے برابر بہت کم ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا جلوس کی چالیسوین سال مین اسباب زندگانی کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا

محمد بن علی المشہور بشیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشایخ کہتے ہین اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہی یہ دونو بزرگ ماوراالنہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن مین سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤن مین تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر مین یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر مین مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی مین تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳ ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیاسنامی کہ مفتی زمانہ تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کے فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتین لکھین ؎

ضیائے بے ضیا گر کافرم خواند	چراغ کذب را نبود فروغے
مسلمان خوانمش بہر مکافات	دروغے را چہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

بلخ سے امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان مین تشریف لائے

اور بیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو یہین تولد ہوے اور جبکہ عمر چار سال کی ہوئی
تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اوسکے
امیر خسرو نے کچھ تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو کے
گذرے تب اونھون نے ارادہ صحبت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا کا کیا اور
مرید ہوگئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم راز اوس
بزرگ کے ہوگئے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو بیچ تعریف حضرت نظام الدین
کے لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون اشعار کو سنکر
نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف
یہ چاہتا ہون کہ حضرت کے قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہوجاوے
چنانچہ اس جگہ مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر اور تھوڑی سی
کھالی چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین اوسکے کلام مین نہایت شیرینی
اور فصاحت ہوگئی اور امیر خسرو نے چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے
اور ہر شب قران شریف ختم کرتے تھے ٭ امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن
کے عہد سے سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ پائین لاہور کے اور ملتان
کے تاتاریون اور مغلون کی ہات سے مارا گیا اوسوقت خسرو بھی اونکی ساتھ تھے چنانچہ

اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو لیگئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایکدفعہ ہی رونا آگیا اور سب دا ب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئے اور خاص بادشاہ کو رونا آگیا ہرچند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور بعد چھ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے ✣ **ابیات** ✣

میر خسرو خسرو ملک سخن ✣	آن محیط فضل و دریاے کمال
نظم او دلکش تر از ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای حبش تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین کہ مینے پانسو ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف کیے اور بہت سی کتابین مشہور و معروف اوسکی تصنیف

تصنیف سے ہین۔

ذکر کملای ہندا از قوم ہنود

حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش وبینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھے اچھے حکماء فرنگ اور یونان کے کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی بات ہی کہ اون بزرگون کی حالات نہین ملتے سوای نام کے ہم اور کچہ نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ نہین کی کہ ایسے ایسے خدا رسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھین ٭ لیکن خیر جیسا کچہ مجکو پانچ چار بزرگونکا حال معلوم ہوا ہی حتی المقدور راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اول مین ذکر والمیکی جی کا کرونگا ٭ ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب رامایں جی ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات ہی کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سی کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت سی باغ ہستی کو رونق تھی ٭ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک غریب کے گھر پیدا ہوئے تھے اور اس

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکیشہ واسطے مبارکبادی کے گئے
اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لیگئے تھے کہتے
ہین کہ سیتا جی قبیلہ رام چندر سامی نے وقت بن وباس یعنے جلا وطنی مین بیچ جنگل
تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رکھکر رونق اوفخر دیا ٭ ہمکو نہین معلوم کہ یہ
رکیشہ کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا ٭ انکی تصنیفات مین سے
نہایت مشہور اور پاک کتاب رامائن ہے ٭ ان خدارسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور
بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصر الکہنا حالا ہے کاملین
کا ہے اسواسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی۔

حال مہاراج کرشن دیپائن بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدارسیدونمین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف
ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشہون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جاے
جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ سو برس (یعنی سی
و سہ صد سال) گذرے ہین بیاس کی پتا یعنی والد کا نام پرا مہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے
اور اون دنونمین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات
مین سے ایک بڑی کتاب دشن پران ہے ٭ انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ
کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکے تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنے

والیکو جو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا دیدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک روز
پرسما مہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر اوسپر عاشق ہو گئے اور بعد
اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا ہوے ٭ بیاس جی نے تمام ٭ وید ٭ دشن سے
سیکھے تھے ٭ بیاس جی مہاراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کر لی اور جنگل جسکا نام
دوری تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے ٭ اور اوس تنہائی
مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابارت یعنی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت
یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان
پانڈون اور کورون مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے ٭ پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہی تھی لیکن سب پریشان پڑے ہوئی تھے
اون سبکو جمع کر کر اور خود بھی اون مین ترمیم و تصحیح کر کر اون پاک اور مقدس کتابون
کو چار وید مین تقسیم کیا اور اونکے نام یہ ہین ٭ رگ وید ٭ سام وید ٭ یجر وید ٭ تھراوید ٭
ان متقدمین کتابونکو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو بھی ان مین سے
جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے ٭
سوائے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین ویدانت پر بھی لکھین علاوہ
اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے
یہ کتاب نظم مین ہے جسمین زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین ٭ مہابھارت بڑی مشہور کتاب
اور ہر دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

ہرنودا اس نے زبان اوتکل یعنی اوڑیسہ کی زبان مین اور اننتو کندلی نے بیچ زبان اسامی کے
اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا ٭ مہابھارت نظم مین رامائن سے جو کہ والمیکی نے
کہی ہے دوم درجہ پر ہے ٭ سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور
اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے ٭ اس
کتاب مین کرشن جی مہاراج کی معجزون وغیرہ کا حال ہے ٭ علاوہ ان کتابون کے
جو کہ اوپر مذکور کیون بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی
مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدارسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین ٭ ہمیز
انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا ۔

ذکر شنکر اچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوائے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین
مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوائے ذات رب العالمین کے اور
کسیکو نہین مانتے ہین ٭ یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۸۰۰ ع کی باغ جہان پر
نمودار ہوئے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود
کا فرہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئے تھے خصوصاً اون دنون مین مذہب
مُنہہ بندھو کا جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی
ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین تھین اس

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک
بیوہ کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے
جب کہ یہ بڑے ہوئے تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کافرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی بنارس مین جاکے
راجہ کے پاس امرسنگھ سیوڑہ یعنی بانی مذہب جینی کا رہتا تھا ایکروز شنکر سامی نے کہا کہ
اے راجہ آج گنگا اتنی چڑھے گی کہ تمام شہر دوب جائیگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین
بیٹھ جائیو تو بچ جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امرسنگھ سیوڑہ مذکور کو یہ معلوم ہوا
کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور
معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون
اوسوقت ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کود ے لیکن قبل
از کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوس مین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ سیوڑہ سب سے
نیچے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جو راجہ نے دیکھا کہ تو کچھ بھی نہین ہے
پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد موت اس شخص کے تمام کتابین اس
مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوادین اور اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور معقول
وحدانیت کے سکھائے غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر
ہنود کے ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگون کو

حال بخوبی لکھے جاؤن لیکن لاچار ہون اور پاتا ہون کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھکر اسی مختصر پر قناعت کی گئی۔

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقل مند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اِسکے برابر ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم ہنود مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس مین بیچ سنہ ۱۱۵۰ ع کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہماری شاستر کی غلطیون کو درست کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین مثل دایرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا کہ وہ مثل مثلث کے ہے بھاسکر نے اِن لغو باتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے یہان سے اُس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے ٭ شاستر مین لکھا ہے کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوئے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا پائے ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق ہے ٭ شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے پیچھے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہر اور واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات

غلط محض ہے ✣ غرض کہ اسیطور پر اس کامل ہندس نے بہت غلطیان نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہی ✣ کتاب حساب مین مسمی نیلادتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت ✣ علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہی اور اسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہی کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہی وہ واقع مین بہت خوب ہی اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس ہندن اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

خاتمۃ الطبع

حسب الحکم سررشتہ تعلیم پٹیالہ مطبع نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جون ۱۸۷۲ء چھاپی گئی